عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۳ | ۲۴ تا ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ جولائی ۲۰۲۴ء | شمارہ: ۲۵

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی ؒ حیات وخدمات

سپریم کورٹ آف پاکستان میں قادیانی مقدمہ کی سماعت

آنکھوں دیکھا حال

تحفظ ختم نبوت کانفرنس

حیدرآباد

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

حقیقی والدین معلوم نہ ہونے کی صورت میں بچہ کا نسب

س:....اگر کسی نے ہسپتال سے بچہ گود لیا اور اس کی پرورش کی، اب اس کے نکاح کا وقت آیا ہے تو نکاح نامہ میں باپ کی جگہ کس کا نام آئے گا؟ جنہوں نے پالا ہے، انہی کا نام آئے گا، کیونکہ حقیقی والدین کا کچھ پتہ نہیں ہے، آپ اس بات کا فتویٰ دیجئے کہ نکاح نامہ میں پالنے والے باپ کا نام لکھ سکتے ہیں؟ نکاح ہو جائے گا، اس بارے میں راہنمائی فرمائیں۔

ج:....صورت مسؤلہ میں گود لیا ہوا بچہ اپنے پرورش کرنے والے والدین کے نام سے مشہور ومعروف ہے تو نکاح کے وقت اس کے پرورش کرنے والے باپ کا نام کاغذی کارروائی میں استعمال کرنا درست ہے، جب حقیقی والد کے بارے میں کچھ علم ہی نہیں ہے تو امید ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

طوافِ زیارت میں تاخیر کرنے سے دم آئے گا

س:....مفتی صاحب! کچھ سوالات ذہن میں گردش کر رہے ہیں ۱۰/ذوالحجہ کو حجاج نے قربانی وغیرہ سے فارغ ہو کر احرام اتار کے طواف زیارت کے لیے جانا ہے، بالفرض کوئی اس روز نہیں جاسکتا تو گیارہ یا بارہ کو جمرات سے فارغ ہو کر طواف کے لئے جاسکتا ہے؟

اگر ایک ہی دن طواف اور سعی نہ کر سکے تو اگلے دن سعی کر سکتا ہے یا ایک ہی دن طواف اور سعی ضروری ہے؟ یوٹیوب پر تو لوگ بھانت بھانت کی بولیاں بولتے ہیں، آپ بتائیں ہمارے مسلک میں کون سا طریقہ بہتر ہے؟

ج:....طوافِ زیارت کا وقت ۱۰، ۱۱ اور ۱۲/ذوالحجہ کو سورج غروب ہونے سے پہلے تک ہے، اس دوران کسی بھی وقت کیا جاسکتا ہے، اگر ۱۲/ذوالحجہ کا سورج غروب ہو گیا اور طواف زیارت نہ کیا ہو تو تاخیر کرنے پر دم لازم آئے گا۔ حج کی سعی افضل ہے کہ طواف زیارت کے بعد فوراً ہی کی جائے، اگر کوئی اس وقت نہ کر سکے تو بعد میں بھی کر سکتے ہیں۔ سعی کا مستحب وقت یہ ہے کہ ۱۲/ذوالحجہ کی مغرب سے پہلے پہلے کر لی جائے تاہم اگر تاخیر ہو جائے تو کوئی گناہ یا دم لازم نہیں آتا اور یہ گنجائش ہے کہ ۸/ذوالحجہ کو منیٰ جانے سے پہلے حج کا احرام باندھنے کے بعد نفلی طواف کر کے حج کی سعی کر لے، پھر طوافِ زیارت کے بعد دوبارہ سعی کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

بال چھوٹے ہونے کی صورت میں حلق کروانا لازم ہے

س:....میں نے چند روز قبل عمرہ کیا اور مشین سے بال کٹوا لیے، کل دوبارہ عمرہ کیا اور پھر مشین سے بال کٹوائے، اگرچہ اس دفعہ باریک مشین لگوائی، پھر احرام کھول لیا، آج بوقتِ عصر مسائل پڑھتے ہوئے مجھ پر منکشف ہوا کہ اگر بالوں کی لمبائی انگلی کی ایک تہائی سے کم ہو تو مشین نہیں لگوا سکتے، بلکہ استرا ہی لگوانا ہوگا، اس وقت مجھے احرام کھولے قریب چوبیس گھنٹے ہو چکے تھے، میں عشاء کے بعد حرم سے واپس آیا تو کسی کے مشورے پر پھر احرام کے کپڑے باندھ کر گیا اور مکمل حلق کروا آیا، اور پھر احرام کھول لیا۔ کیا اس میں مجھ پر دم واجب ہو گیا اور اس کا طریقہ کیا ہوگا؟

ج:....صورتِ مسئولہ میں جب آپ کے بال انگلی کے پورے سے چھوٹے تھے تو آپ کے لیے استرے سے سر منڈوانا لازم تھا، قصر کروانا جائز نہیں تھا۔ اب آپ پر ایک دم دینا لازم ہے۔ مذکورہ صورت میں دوبارہ چادر باندھ کر حلق کرانے سے دم ساقط نہیں ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد:۴۳ ۲۴ تا ۳۰ / ذوالحجہ ۱۴۴۵ھ مطابق یکم تا ۷ / جولائی ۲۰۲۴ء شمارہ:۲۵

مجلسِ ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، علامہ احمد میاں حمادی،
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

سرپرست
حضرت مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی مدظلہ
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا اللہ وسایا

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

سپریم کورٹ میں قادیانی مقدمہ کی سماعت	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ	۱۰	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
ختم نبوت پر چہل احادیث مبارکہ (۳)	۱۳	ڈاکٹر محمد سلطان شاہ
تحریک ختم نبوت کی چند یادیں! (۳)	۱۶	حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ
سیّدنا عثمان ذوالنورینؓ......(۲)	۱۹	مولانا محمد قاسم، کراچی
اسمارٹ فون... دورِ حاضر کا عظیم فتنہ (۱۴)	۲۱	حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ
دعوتی و تبلیغی اسفار	۲۳	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تحفظ ختم نبوت پروگرام	۲۵	مولانا محمد ابرار شریف، حیدرآباد
سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس، حیدرآباد	۲۷	- - - - - - - -

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقامِ اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِ نبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ
ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۸۳ فصل:... اہجری کے واقعات

۴۵:... رکعاتِ نماز میں اضافہ:... اسی سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے ایک ماہ یا دو ماہ بعد، اور بقولِ بعض ایک سال بعد، رکعاتِ نماز میں اضافہ ہوا، اور (ظہر، عصر اور عشاء میں) دو کے بجائے چار کردی گئیں، قبل ازیں شبِ معراج میں مغرب کے علاوہ تمام نمازوں کی دو دو رکعتیں مقرر ہوئی تھیں، البتہ مغرب کی شروع ہی سے تین رکعتیں مقرر ہوئیں۔ بعد ازاں ۴ھ میں نمازِ سفر میں رکعتوں کی تخفیف کردی گئی، اور چار رکعتوں کے بجائے دو رکعتوں کا حکم دیا گیا، اس کا بیان آگے آئے گا۔

اور یہ زیادتی یعنی دو کے بجائے چار رکعتوں کا حکم منگل کے دن نازل ہوا تھا، پس پہلے قول کی بنا پر، کہ وہی راجح بھی ہے، اور اخیر قول کے مطابق بھی یہ زیادتی (آئندہ سال) ربیع الآخر ہی میں ہوئی، اسی بنا پر حافظ سہیلی ''الروض الانف'' میں فرماتے ہیں: ''یہ زیادتی ہجرت کے ایک سال بعد ربیع الآخر میں ہوئی۔''

۴۶:... زیاد بن ابی سفیان کی ولادت:... اسی سال زیاد بن ابی سفیان کی ولادت ہوئی، ان کی کنیت ابوالمغیرہ ہے اور ان کا شمار عرب کے سات مشہور سیاس لوگوں میں ہوتا ہے، جن کے نام یہ ہیں: معاویہ بن ابی سفیان، عمرو بن عاص، مغیرہ بن شعبہ، عروہ بن مسعود، زیاد بن ابی سفیان، قیس بن سعد بن عبادہ، عبداللہ بن بدیل بن ورقاء۔

یہ زیاد ''زیاد بن ابیہ'' اور ''زیاد بن سمیہ'' کی نسبت سے معروف تھا۔ سمیہ اس کی والدہ کا نام ہے، جو حارث بن کلدہ کی لونڈی تھی، اس کے بطن سے زیاد اور ابوبکرہ کی ولادت ہوئی، اس لئے ابوبکرہ، زیاد کے ماں شریک بھائی ہیں، بعد ازاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے اس کا اِستلحاق کرلیا تھا، جب سے یہ ''زیاد بن ابی سفیان'' کی نسبت سے مشہور ہوا، اسی زیاد کا بیٹا عبداللہ بن زیاد تھا جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے قتال کیا تھا۔ علامہ ابنِ اثیر ''اُسد الغابہ'' میں لکھتے ہیں: ''اس زیاد کے لئے صحبت اور روایت نہیں۔''

۴۷:... مختار بن ابی عبید ثقفی کی ولادت:... اسی سال مختار بن ابی عبید ثقفی کی ولادت ہوئی، یہ حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ صفیہ بنت ابی عبید کا حقیقی بھائی ہے۔

(جاری ہے)

اداریہ

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

سپریم کورٹ آف پاکستان میں

قادیانی مقدمے کی سماعت

آنکھوں دیکھا حال

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

۱...... اتفاق کی بات ہے ۲۹؍مئی ۱۹۷۴ء کو دو ہزار قادیانی جنونی نوجوانوں نے قادیانی چیف گرو مرزا طاہر کی قیادت میں چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر مسلمان طلباء کو مارا پیٹا زخمی کیا۔ ان کی ہڈی پسلی، ہنسلی ایک کر دی جس کے ردعمل میں تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء چلی اور قادیانی قومی اسمبلی سے متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔

۲...... ٹھیک پچاس سال بعد ۲۹؍مئی ۲۰۲۴ء کو سپریم کورٹ کے بینچ نمبر ۱ میں قادیانی ملزم مبارک ثانی کی ضمانت کے فیصلہ پر نظر ثانی کے کیس کی سماعت ہوئی۔

۳...... سماعت تین رکنی سپریم کورٹ کے بینچ نے کی۔ جس کے سربراہ چیف جسٹس آف پاکستان جناب عزت مآب قاضی فائز عیسیٰ تھے۔ اراکین جناب جسٹس عرفان سعادت خان اور جناب جسٹس نعیم اختر افغان تھے۔

۴...... اس کیس کا کاز لسٹ میں چھٹا نمبر تھا، اپنے نمبر پر کیس کی سماعت کا آغاز ہوا۔

۵...... سپریم کورٹ کا عدالت نمبر ۱ کا پورا ہال وکلاء، علماء اور مختلف مسالک کے قائدین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بعض حضرات جگہ نہ ملنے کے باعث ہال میں کھڑے رہے۔ عدالتی کارروائی کے دوران پورا دن یہ کیفیت آخر تک برقرار رہی۔

۶...... ملی یکجہتی کونسل کے ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر، ڈاکٹر فرید احمد پراچہ، مولانا سید حسین الدین شاہ مہتمم جامعہ نعیمیہ، مجلس تحفظ ختم نبوت کے خادم فقیر راقم (اللہ وسایا)، سندھ اہل سنت کے نمائندہ...... جناب مفتی محمد حنیف قریشی، مولانا عزیز کوکب، کرسیوں کی پہلی رو میں تھے۔ مولانا مفتی عبدالسلام، مولانا محمد طیب فاروقی، مولانا مفتی عبدالرشید، مولانا قاضی ہارون الرشید، مولانا عبدالوحید قاسمی، جناب ڈاکٹر عمار خان ناصر، جمعیت اہل حدیث کے حافظ مقصود، قاری تنویر احمد احرار اور دیگر تمام مسالک، جماعتوں کے رہنماؤں کی بھی بھرپور نمائندگی موجود تھی۔ مہمانوں اور نامی گرامی وکلاء سے کمرہ عدالت بھرا ہوا تھا۔ مقدمہ کے مدعی جناب حسن معاویہ اپنے وکلاء کی ٹیم کے ہمراہ...... جماعت اسلامی کے وکیل جناب شوکت عزیز صدیقی، جمعیت علماء اسلام کے وکیل جناب کامران مرتضیٰ سینیٹر و سینئر قانون دان، جناب چوہدری غلام مصطفیٰ ایڈووکیٹ، جناب فضل الرحمٰن خان، جناب سیف اللہ گوندل

ایڈووکیٹ، جناب سعید بھٹہ ایڈووکیٹ، جناب طارق صاحب ایڈووکیٹ تلہ گنگ کے علاوہ درجنوں وکلاء موجود تھے۔ سپریم کورٹ میں داخلے کے لئے محدود پاس جاری کئے گئے۔ باقی بچ جانے والے پورا دن باہر رہے ان کا بھی خاصا رش رہا۔

۷......چھٹے نمبر پر کیس کی سماعت کے آغاز پر جناب چیف جسٹس صاحب نے فرمایا کہ سب سے پہلے جو اجتماعی پانچ اداروں کی رائے ہے اسے زیر سماعت لائیں گے۔ پھر دوسرے ادارے جن سے رائے مانگی گئی ان کو سنیں گے۔ ترتیب لگانے کے لئے فائل عدالتی عملہ کے ذمہ لگا دی گئی اور دوسرے کیسوں کی سماعت شروع کردی گئی۔ عدالتی وقفہ کے بعد پھر اس کیس کی باری آئی۔ مجموعی طور پر تسلسل کے ساتھ چار گھنٹے کے لگ بھگ اس کیس کی سماعت ہوئی۔

۸......وفاق المدارس العربیہ کے سربراہ حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہم نے عدالتی حکم پر نظر ثانی کے کیس پر ایک جامع رائے کئی صفحات پر لکھی، دارالعلوم کراچی کے حضرت مولانا محمد تقی عثمانی، جامعہ نعیمیہ کراچی کے حضرت مولانا مفتی منیب الرحمٰن، جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے حضرت مولانا محمد یٰسین، جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد، قرآن اکیڈمی (قائم کردہ ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم) ان پانچ اداروں نے متفقہ طور پر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی کی رائے پر دستخط کردیئے تھے۔ اسلامی نظریاتی کونسل، عروۃ الوثقیٰ لاہور، جامعہ المنتظر لاہور، جامعہ محمدیہ بھیرہ نے اپنی اپنی آراء علیحدہ علیحدہ ارسال کیں۔

۹......سپریم کورٹ نے جن دس اداروں سے اس کیس کی رائے طلب کی تھی۔ دس میں سے ۹ ادارے اس رائے پر متفق تھے کہ چیف جسٹس کا قادیانی مبارک ثانی کیس کی ضمانت کا فیصلہ درست نہیں، تصحیح طلب اور حک و اضافہ کے قابل ہے، گورنمنٹ پنجاب کے ایڈووکیٹ جنرل، مدعی کے وکلاء اور دیگر تیس کے لگ بھگ ادارے یا شخصیات جو نظر ثانی میں فریق تھے۔ سب تحریری و تقریری طور پر متفق تھے کہ عدالتی فیصلہ درست نہیں۔ اس کے صحیح ہونے پر ایک بھی رائے نہ آئی۔

۱۰......چنانچہ خود چیف جسٹس صاحب آف پاکستان نے سماعت کے دوران ابزرویشن دی کہ ’’اس فیصلہ میں سپریم کورٹ نے ممکن ہے کہ اختیارات کے حدود سے تجاوز کیا ہو۔‘‘

۱۱......سپریم کورٹ نے جن دس اداروں سے رائے مانگی؟ ان اداروں نے فیصلہ کو غیر درست قرار دیا۔ البتہ ایک ادارہ جناب غامدی کا قائم کردہ المورد نے اقرار کیا کہ یہ ادارہ کوئی دارالافتاء نہیں۔ چند مختلف الخیال افراد اس میں شامل ہیں۔ البتہ انہوں نے اپنے جواب میں جناب مولانا ابوالاعلیٰ مودودی اور جناب امین احسن اصلاحی کی تحریرات لگائیں۔ حالانکہ ان کا کیس سے قطعاً کوئی تعلق نہ تھا اور ان تحریرات کو لف کرنا بددیانتی اور دجل پر مبنی قرار دیئے بغیر چارہ نہیں۔ البتہ جناب غامدی صاحب اور ڈاکٹر عمار ناصر صاحب کی کتب و مضامین کے صفحات کے فوٹو ساتھ لگائے گئے۔ جناب غامدی صاحب کی انفرادی رائے جو امت کے متفقہ اور اجماعی مؤقف کے یکسر خلاف اور قادیانیت کی سہولت کاری پر مشتمل ہے۔ مثلاً غامدی صاحب قادیانیوں کو غیر مسلم نہیں کہتے۔ وہ قرارداد مقاصد کے آئین کا حصہ بننے کے خلاف ہیں۔ وہ پاکستان کے نام کے ساتھ ’’اسلامی مملکت‘‘ کے الفاظ لکھنے کے خلاف ہیں کہ اسٹیٹ کا مذہب سے تعلق نہیں۔ یہ چیزیں غامدی صاحب کی اپنی رائے ہیں جو دستوری و قانونی لحاظ اور امت کے اجماعی مؤقف سے بظاہر متصادم ہیں۔ اس لئے ان سے رائے لینے پر کئی سوال اٹھتے ہیں کہ ملک کے آئین سے اتفاق نہ کرنے والوں سے رائے لینا: چہ معنی دارد!

۱۲......دوران سماعت ڈاکٹر فرید پراچہ روسٹرم پر آئے اور بیان دیا: مولانا مودودی صاحب قادیانیوں کو غیر مسلم مانتے تھے، ان کی تحریرات کو ادارہ المورد کا اپنے مؤقف کے ساتھ شامل کرنا بددیانتی و دجل اور بانی جماعت کو بدنام کرنے کی گھناؤنی سازش ہے جس کی میں پُرزور مذمت کرتا ہوں۔

اس سے المورد کا قادیانیوں کی سہولت کاری میں گھناؤنا عمل پارہ پارہ کرکے ڈاکٹر فرید پراچہ نے رکھ دیا۔

۱۳......دوران سماعت جسٹس عرفان سعادت خان نے بلند آواز میں کلمہ توحید اور کلمہ شہادت پڑھ کر ریمارکس دیئے کہ بینچ میں شامل تمام ججز حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ اس بات کی چیف جسٹس آف پاکستان اور جناب جسٹس سعادت خان نے تائید کی اور دہرایا بھی۔ اس وقت سپریم کورٹ کا ایوان ختم نبوت کے اقرار کی برکات کا محل نظر آتا تھا۔ یہ انہوں نے اپنے جذبہ ایمانی اور اسلامی حمیت سے فرمایا، کسی نے ان سے مطالبہ نہ کیا تھا۔ انگریزی اخبارات نے رپورٹنگ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

۱۴......چیف جسٹس نے سورۃ احزاب کی آیت کا حوالہ دے کر ابزرویشن دی کہ بات ختم، اس آیت کا جو منکر ہے وہ مسلمان نہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے میں دورائے نہیں ہوسکتی، نہ اس سے زیادہ بات ہوسکتی ہے اور نہ اس قرآنی آیت کی کوئی اور تشریح ہوسکتی ہے۔ جناب چیف جسٹس صاحب کی اس ابزرویشن پر پورے ایوان میں بشاشت پھیل گئی۔

۱۵......ایک موقع پر ملزم مبارک احمد ثانی کے وکیل نے الزام لگایا کہ ایک خاص کمیونٹی کے خلاف کام کرنا اور مقدمے درج کرانا مدعی مقدمہ کا پیشہ ہے جس پر عدالت نے وکیل کو جواب دیا اور جسٹس عرفان سعادت خان نے ریمارکس دیئے کہ ہوسکتا ہے کہ وہ یہ کام تحفظ ناموس رسالت کے لئے کر رہا ہو۔ جسٹس عرفان سعادت خان کے ریمارکس پر کمرہ عدالت تالیوں سے گونج اٹھا۔

۱۶......شمالی وزیرستان میں لڑکیوں کے اسکول کو جلانے کا معاملہ بھی عدالت میں اٹھایا گیا اور کہا گیا کہ علماء کرام اس کی مذمت کیوں نہیں کرتے۔ روسٹرم پر موجود علماء کرام نے ایک آواز میں کہا کہ ایسا کرنا ظلم ہے اور ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ اس میں کوئی دورائے نہیں۔ اسے ہمارے سر نہ لگایا جائے۔ اس پر عدالت نے خوشی سے سکوت اختیار کرلیا۔

۱۷......دوران سماعت جب زیر بحث کیس کے فیصلہ کو چیف جسٹس صاحب کا فیصلہ کہا گیا تو انہوں نے اپنی طرف اس فیصلہ کے انتساب کی بجائے عدالت کا فیصلہ کہنے کا فرمایا۔

۱۸......پنجاب حکومت کے وکیل نے عدالتی فیصلے کے پیراگراف نمبر ۸ تا ۱۰ پر نظر ثانی کی استدعا کی اور مؤقف اختیار کیا کہ تفسیر صغیر میں قرآن کریم کی تحریف کی گئی ہے، مذکور کتاب تحریف قرآن ہے۔

۱۹......مدعی مقدمہ کے وکیل نے دلائل دیتے ہوئے مؤقف اپنایا کہ آئین کے آرٹیکل ۲۰ اور ۲۲ کا اطلاق، قادیانیت، جماعت احمدیہ اور لاہوری گروپ پر نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ اسلام کا لبادہ پہن کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور قانون کے تحت ان پر علی الاعلان عوامی مقامات پر اپنے عقائد کی ترویج وتبلیغ کی پابندی ہے۔ قادیانی مبارک احمد کے قادیانی وکیل نے بتایا کہ جب ۲۰۱۹ء میں تفسیر صغیر کی تقسیم کا واقعہ پیش آیا اس وقت قانون کے تحت یہ جرم نہیں تھا، تفسیر صغیر پر پابندی ۲۰۲۱ء میں لگی۔ اس پر سرکاری وکیل نے کہا کہ ۲۰۱۱ء میں بھی قرآن مجید کی تحریف پر مبنی اشاعت جرم تھی۔ عدالت نے اس سے اتفاق کیا تو قادیانی وکیل کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔

۲۰......کیس کی سماعت شروع ہوئی تو چیف جسٹس نے کہا کہ دارالعلوم کراچی، جامعہ نعیمیہ کراچی، قرآن اکیڈمی لاہور، جامعہ سلفیہ، جامعہ امدادیہ فیصل آباد پانچ اداروں نے مشترکہ جواب جمع کیا ہے۔ پہلے اسے اور اس کے بعد باقی مذہبی مکتبہ فکر کے اداروں کا جواب سنیں گے۔ مذکورہ اداروں کے مشترکہ جواب کو جامعہ نعیمیہ کے نمائندے مولانا پیر سید حسنین شاہ صاحب کے صاحبزادہ مولانا مفتی حبیب الحق نے پڑھ کر سنایا جس میں عدالتی فیصلے کے

پیراگراف نمبر آٹھ سے دس تک پر نظر ثانی کی استدعا کی گئی تھی اور مؤقف اختیار کیا گیا تھا کہ عدالت نے اپنے فیصلے میں جن قرآنی آیات کا حوالہ دیا ہے اس کا اس مقدمے سے کوئی تعلق نہیں۔ مشترکہ جواب میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ملزم کا معاملہ ٹرائل کورٹ پر چھوڑ دیا جائے اور سپریم کورٹ کے کسی ابزرویشن سے متاثر ہوئے بغیر ٹرائل کورٹ کو قانون اور حقائق کے مطابق فیصلہ کرنے دیا جائے۔

۲۱...... جب متفقہ بیان پڑھا جارہا تھا کہ ''قرآنی آیت حذف کردی جائے'' تو چیف جسٹس نے کہا کہ: قرآنی آیت حذف کردی جائے؟ تو بیان پڑھنے والے نے کہا کہ ''اس فیصلہ میں غیر محل بے موقع جو آیت درج ہے وہ اس فیصلہ سے حذف کردی جائے'' تو معاملہ صاف ہوگیا۔

۲۲...... ہر شخص پر واضح ہوا کہ پانچ اداروں کی متفقہ رائے نے اس خدشہ کا راستہ بند کردیا ہے کہ مختلف اداروں کے اختلاف رائے سے غیر درست فیصلہ کے لئے کوئی راستہ نکالا جائے گا۔

۲۳...... اسلامی نظریاتی کونسل نے عدالت میں اپنی رائے پر مشتمل بیان جمع کرایا ہوا تھا۔ اس کو پڑھنے اور پیروی کے لئے مفتی انعام اللہ، مفتی غلام ماجد اور ڈاکٹر عمیر صدیقی صاحب روسٹرم پر آئے۔ مؤخر الذکر اب نظریاتی کونسل کے رکن نہیں۔ مگر ان کو متفقہ طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کا بیان پڑھنے کے لئے کہا گیا۔ چیف جسٹس نے اعتراض کیا اور ابزرویشن دی کہ اسلامی نظریاتی کونسل قرآن وسنت کی روشنی میں معاملے پر بات کرے، قانونی پہلو دیکھنے کے لئے عدالت اور وکلاء موجود ہیں۔ چیف جسٹس نے کہا: ہم ایک دوسرے کی حدود وقیود سے آگاہ ہیں، اسلامی نظریاتی کونسل کا کام شرعی پہلو کو دیکھنا ہے۔ جب کہ قانون کی تشریح عدالت کا کام ہے۔

۲۴...... نظریاتی کونسل کے نمائندہ نے اپنے بیان میں قانون کا حوالہ دیا تو چیف جسٹس صاحب نے کہا کہ پھر قانون کی بات کرتے ہو؟ اس پر پیچھے سے ایک وکیل نے کہا کہ کیا عدالت یا وکیل کے علاوہ کوئی قانون کا حوالہ بھی نہیں دے سکتا تو اس پر خاموشی ہوگئی۔ لیکن تھوڑی دیر بعد اسی نظریاتی کونسل کے نمائندہ سے عدالت نے آئین وقانون کی مختلف دفعات پڑھنے کا حکم دیا اور انہوں نے بڑے اعتماد سے پڑھیں اس پر پھر کسی نے پیچھے سے کہا کہ اب عدالت ووکیل کے علاوہ قانون سے استدلال کرنا اوروں کے لئے جائز ہوگیا ہے؟

۲۵...... اس کے بعد عدالت نے عروۃ الوثقیٰ کا مؤقف پڑھنے کے لئے کہا تو ان کا نمائندہ موجود نہ تھا۔ یہ بھی ہوا کہ عروۃ الوثقیٰ کا نام چیف جسٹس کی زبان پر نہ چڑھا، تو انہیں پوچھنا پڑا کہ کیا نام ہے؟۔ اس سے ثابت ہوا کہ وہ اس ادارہ کو ذاتی طور پر نہیں جانتے۔ مختلف اداروں کی فہرست جس ذات شریف نے ...... چیف جسٹس کو مہیا کی اسی نے المورد کو ذاتی پسند کی بنا پر شامل کرکے اختلاف رائے سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی اور وہ مبیّنہ عدالت کے مشیر ڈاکٹر مشتاق صاحب ہیں۔ ان کا یہ عمل عدالت عظمیٰ کے چیف جسٹس صاحب کی توجہ کا متقاضی ہے کہ وہ عدالت کی خدمت کررہے ہیں یا؟

۲۶...... عروۃ الوثقیٰ کا نمائندہ موجود نہ ہونے پر ڈاکٹر عمیر صدیقی صاحب نے پیشکش کی کہ عدالت عظمیٰ اگر اجازت دے تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ جس پر بڑی بشاشت سے چیف جسٹس صاحب نے اجازت دی اور ڈاکٹر عمیر صدیقی نے عروۃ الوثقیٰ والوں کے بیان کے بعض حصے پڑھ کر سنائے۔

۲۷...... اسلامی نظریاتی کونسل کے نمائندے اور سابق ممبر نے کہا کہ آئین کے آرٹیکل ۱۹، ۲۰ اور ۲۲ کا اطلاق قادیانیت پر نہیں ہوتا، یہ مذہب نہیں، جھوٹا لبادہ ہے، عدالت فیصلے میں موجود جملے حذف کرے۔

۲۸...... عروۃ الوثقیٰ کے بعد جامعہ محمدیہ بھیرہ کا عدالت عظمیٰ کے زیر سماعت کیس میں جمع شدہ بیان پڑھنے کے لئے مولانا مفتی محمد شیر خان تشریف لائے۔ وقت کم تھا انہوں نے تجویز دی کہ تحریری بیان ہمارے ادارہ کا جمع ہے۔ میں چند باتیں اس کے علاوہ کہتا ہوں۔ مفتی شیر محمد نے عدالت کو بتایا کہ

عوامی مقامات پر تبلیغ وترویج کی اجازت نہیں، ایسا کرنا قانوناً جرم ہے، مذہب کی تبلیغ وترویج کے بارے عدالتی ابزرویشن واپس لینے پر سب مکتبہ فکر کے ادارے اور علماء متفق ہیں۔ (۲) قادیانی پرائیویٹ طور پر اپنی چاردیواری یا عبادت گاہ یا گھر میں بھی اسلامی اصطلاحات یا اسلامی اعمال استعمال نہیں کرسکتے۔ جس سے ان کا مسلمان ہونا سمجھا جائے۔ یہ آئین کے خلاف ہوگا وہ گھر پر اپنے کفر کو اسلام کے نام پر پیش کریں۔ جب پتہ چلے تو قانون ان کے خلاف قانون وخلاف اسلام راستہ کو روکے۔ (۱) مسجد ضرار منافقین کی پرائیویٹ جگہ اور پراپرٹی تھی۔ علیحدہ چاردیواری تھی وہ اپنے کفر ونفاق کو اسلام کے نام پر وہاں علیحدہ چاردیواری میں استعمال کرتے تھے۔ مگر قرآن مجید نے ان کی اس ساری جدوجہد کو بیخ وبُن سے محو کردیا۔ (۲) مسیلمہ کذاب کا گروہ اپنے حلقہ میں پرائیویٹ طور پر اپنے ہاں اذان، نماز، ذبیحہ، کلمہ، قرآن کا استعمال کرتا تھا۔ مگر سیدنا صدیق اکبرؓ نے ان کی سازشوں کا قلع قمع کیا۔ [(۳) کیا کوئی پرائیویٹ طور پر خفیہ اپنا رزق کمانے کے نام پر ہیروئن رکھ سکتا ہے؟ (۴) کیا کوئی پرائیویٹ خفیہ اپنے گھر میں بدکاری کا اڈہ چلاسکتا ہے؟ (۵) کیا کوئی خفیہ اپنے گھر میں خلاف قانون اسلحہ اسٹور کرسکتا ہے؟ نہیں! تو پھر خلاف قانون اسلامی اصطلاحات واسلامی شعائر اپنے گھر میں بھی قادیانی استعمال نہیں کرسکتے۔ جیسے قربانی وغیرہ۔]

۲۹...... ڈاکٹر عمار خان ناصر اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے روسٹرم پر آئے تو وکلاء وعلماء نے ان پر اعتراض کیا۔ ان کے پاس ادارہ کا اتھارٹی لیٹر نہیں، کمرۂ عدالت میں موجود وکلاء وعلماء کے اعتراض کرنے کی وجہ سے عدالت نے ڈاکٹر عمار خان ناصر کو شرف سماعت فراہم نہیں کیا۔

۳۰...... پنجاب حکومت کے وکیل نے بتایا کہ تفسیر صغیر پر تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۲۹۵بی کا اطلاق ہوتا ہے۔ عدالت کے استفسار پر انہوں نے بتایا کہ ملزم مبارک احمد ثانی کا نام ابتدائی ایف آئی آر میں نہیں تھا۔ بعد میں سپلمنٹری بیان کے ذریعے شامل کیا گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ ملزم نے الزامات کو رد نہیں کیا، خود کو مسلمان ظاہر کرکے قرآن کی تحریف پر مشتمل کتاب کی تقسیم پر تعزیرات پاکستان کے دفعہ ۲۹۵سی کا اطلاق ہوتا ہے۔

۳۱...... اسی موقع پر مدعی مقدمہ حسن معاویہ روسٹرم پر آئے اور کہا کہ ابتدائی ایف آئی آر میں اسکول کے پرنسپل کو نامزد کیا گیا تھا۔ پنجاب حکومت کے وکیل نے کہا کہ ملزم نے اعتراف جرم کیا ہے جس پر چیف جسٹس نے پنجاب حکومت کے وکیل سے مکالمہ کرتے ہوئے کہا: کیا آپ اعترافِ جرم پر جارہے ہیں، پھر ہم تمام فوجداری قوانین رد کردیں۔ (سماعت مکمل ہونے پر فیصلہ محفوظ کرلیا گیا)۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین۔

حجۃ الاسلام قاسم العلوم والخیرات

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حجۃ الاسلام والمسلمین، قاسم العلوم والخیرات کا تاریخی نام خورشید حسین ہے، آپ ۱۲۴۸ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت نانوتویؒ کے والد محترم کا نام شیخ اسد علی تھا۔ جو انتہائی بااخلاق، مہمان نواز انسان تھے۔ ان کی زندگی کا زیادہ حصہ کھیتی باڑی میں گزرا۔ دادا کا نام شیخ غلام شاہ تھا ان کی بھی تعلیم زیادہ نہ تھی۔ مگر بڑے ذاکر و شاغل انسان تھے۔ درویشوں کی خدمت کر کے تعبیر خواب کے فن میں مہارت رکھتے تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب خلیفۃ الرسول بلافصل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے۔ مولانا نانوتویؒ بچپن ہی سے ذہین، بلند ہمت وسیع حوصلہ، جفاکش اور جری انسان تھے۔ مکتب میں اپنے ساتھیوں سے ہمیشہ اول رہتے تھے۔ قرآن پاک بہت جلد ختم کر لیا تھا۔ خط بھی اپنے تمام ساتھیوں سے اچھا تھا۔ شاعری کا بچپن ہی سے شوق تھا۔ اپنے کھیل اور بعض قصے نظم کر لیتے تھے۔ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مدنیؒ کا ننھیالی رشتہ آپ کے خاندان سے ملتا تھا۔ شیخ نہال احمد کے گھر پڑھتے تھے۔ مولوی محمد نواز سہارنپوریؒ سے کچھ پڑھا۔ مولانا مملوک علی کے ہمراہ ۱۲۶۰ھ میں دہلی پہنچے۔ مولانا سے قافیہ، میر زاہد، قاضی حمد اللہ، صدرا، شمس بازغہ پڑھیں، یہ کتابیں آپ کو ازبر تھیں۔ احادیث نبویہ کی تعلیم حضرت شاہ عبدالغنیؒ سے حاصل کی۔ مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ ایک سال دہلی میں رہے۔ اسی زمانہ میں مولانا احمد علی سہارنپوریؒ نے بخاری شریف پر حواشی کا جو کام شروع کیا تھا، اس کے آخری پانچ پارے حضرت نانوتویؒ کے سپرد کئے۔ حضرت مولانا احمد علی سہارنپوریؒ کے طرز پر آخری پانچ چھ پاروں کے حواشی آپ نے لکھے۔

ایک خواب اور اس کی تعبیر:

آپ نے طالب علمی کے زمانہ میں خواب دیکھا کہ میں بیت اللہ شریف کی چھت پر کھڑا ہوں اور مجھ سے بہت سی نہریں نکل رہی ہیں۔ آپ کے استاذ محترم مولانا مملوک علیؒ نے تعبیر بیان کی کہ آپ سے علم دین کا فیض بکثرت جاری ہوگا۔ اس میں شک نہیں کہ اللہ پاک نے دارالعلوم دیوبند سے علم دین کا فیض کثرت سے جاری فرمایا۔

اصلاحی تعلق:

آپ کا اصلاحی تعلق حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ سے تھا۔ حضرت حاجی صاحبؒ نے فرمایا کہ بعض شخصیات کسی کی لسان (زبان) ہوا کرتے تھے۔ جیسے مولانا رومؒ حضرت شمس تبریزیؒ کی لسان (زبان) تھے، مولانا محمد قاسم میری زبان ہیں جو میرے دل میں آتا ہے وہ بیان کر دیتے ہیں۔ آپ خوش مزاج اور عمدہ اخلاق والے تھے اور طبیعت تنہائی پسند تھی، امامت کرنے سے گھبراتے تھے۔

جہاد آزادی اور اس میں شرکت:

جب انگریزوں نے برصغیر پر تسلط جمانا شروع کر دیا تو حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی صدارت میں اجلاس ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت حافظ ضامن شہیدؒ، حضرت شیخ محمد تھانویؒ، مولانا عبدالغنیؒ، مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ شامل تھے، جہاد آزادی کا تذکرہ ہوا۔ حضرت مولانا شیخ محمد تھانویؒ نے بے سروسامانی کا تذکرہ کیا۔ حضرت نانوتویؒ نے فرمایا کہ کیا ہمارے پاس اتنا اسلحہ بھی نہیں جتنا اصحاب بدر کے پاس تھا؟ حضرت حاجی صاحب نے دونوں حضرات کی گفتگو سن کر فرمایا: انشراح ہو گیا، اور جہاد کی تیاری شروع کر دی۔ تھانہ بھون اور شاملی کے محاذوں پر بے سروسامان ہونے کے باوجود ان حضرات نے انگریز فوج کو ناکوں چنے چبوائے۔

حضرت حافظ ضامن شہید ہو گئے، حضرت حاجی صاحبؒ، حضرت نانوتویؒ زخمی ہو گئے۔ حضرت حافظ ضامن شہید نے حضرت گنگوہیؒ سے فرمایا: میاں رشید! میرا دم نکلے تو میرے پاس ضرور ہونا۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ حافظ ضامن زخمی ہو کر نیچے گر پڑے اور خون کا فوارہ شروع ہو

گیا۔ حضرت گنگوہیؒ نے حضرت حافظ صاحب کو اٹھایا اور قریب کی مسجد میں لائے اور سر مبارک اپنے زانو پر رکھ کر تلاوت شروع کر دی۔ آنکھوں میں آنسو تھے، یہاں تک کہ حافظ صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اہل کاران تحصیل اس جنگ میں کام آئے اور خزانہ پر مجاہدین کا قبضہ ہو گیا اور تھانہ بھون کو انگریز فوج نے اپنے محاصرہ میں لے لیا، شاملی اور تھانہ بھون کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔

وارنٹ گرفتاری:

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت نانوتویؒ کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیے گئے۔ حضرت حاجی صاحبؒ مکہ مکرمہ ہجرت کر گئے۔ حضرت نانوتویؒ احباب کے اصرار پر تین دن روپوش رہے، تین دن کے بعد باہر نکل آئے اور عام چلنے پھرنے لگے۔ احباب نے پھر اصرار کیا تو فرمایا کہ تین دن سے زیادہ روپوش رہنا خلاف سنت ہے، کیونکہ رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار ثور میں تین دن روپوش رہے۔ یہ بھی مشہور ہے کہ پولیس آئی اور حضرت سے پوچھا کہ مولوی محمد قاسم کہاں ہیں؟ حضرت نانوتویؒ چند قدم آگے پیچھے ہو گئے، فرمایا: ابھی تو یہاں تھے۔ تو پولیس تلاش کرنے کے لئے چلی گئی اور آپ اِدھر اُدھر ہو گئے۔ (سوانح قاسمی ج:۲،ص:۱۷۲،۱۷۳)

دارالعلوم دیوبند کے قیام کے اسباب:

۱۸۵۷ء کی جنگ میں انگریزوں کی کامیابی کے بعد انگریز نے اہالیانِ ہند کو کچھ جمہوری اختیار دینے کا اعلان کیا اور جن علماء کرام کے وارنٹ گرفتاری تھے، وارنٹ واپس لینے کا اعلان کیا تو کچھ علماء کرام سر جوڑ کر بیٹھے اور انہوں نے اپنے دین، دینی اقدار، کلچر کو بچانے پر غور و فکر کیا تو ۱۵ محرم الحرام ۱۲۸۲ھ، مطابق ۱۸۶۷ء بروز جمعرات بہت سے بزرگ جمع ہوئے، دیوبند کے قصبہ میں چھتہ کی مسجد سے متصل انار کے درخت تلے مدرسہ کا افتتاح ہوا، سب سے پہلے معلم ملا محمودؒ، متعلم بھی محمود حسنؒ جو بعد میں شیخ الہند محمود حسن دیوبندیؒ کہلائے۔ یوں اس عظیم دینی درسگاہ کا آغاز ہوا۔ جب اس کی خبر حضرت حاجی امداد اللہؒ کو مکہ مکرمہ میں دی گئی کہ ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے تو فرمایا:

”سبحان اللہ! آپ فرماتے ہیں ہم نے دیوبند میں ایک مدرسہ قائم کیا ہے۔ یہ خبر نہیں کہ کتنی پیشانیاں اوقات سحر میں سربسجود گڑگڑائی ہیں کہ خداوندا! ہندوستان میں بقائے اسلام اور تحفظ علم کا کوئی ذریعہ پیدا کر۔ یہ مدرسہ ان ہی سحر گاہی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔“ (علماء حق کے مجاہدانہ کارنامے، حصہ اول، ص:۱۷)

اس میں کوئی شک نہیں کہ دارالعلوم دیوبند ہندوستان میں تحفظ اور بقائے اسلام کا ذریعہ ثابت ہوا اور اس کی وجہ سے ہزاروں پیاسوں کو سیرابی نصیب ہوئی ہے۔

حضرت نانوتویؒ نے ہندوستان میں پادری فنڈر، آریہ سماجیوں اور عیسائی مشنریوں کی تبلیغ کے آگے بند باندھے۔ حضرت نانوتویؒ ایک بڑے عالم اور عظیم مناظر اسلام تھے، آپ نے تقریر اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ کفر اور کفریہ عقائد کے آگے بند باندھے۔ آپ نے فتنۂ قادیانیت سے بہت پہلے تحذیر الناس کے ذریعہ قادیانیت کا ناطقہ بند کیا۔ آپ نے ترجمان القرآن خیر الامت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے ایک اثر کی توضیح میں ختم نبوت کی تین قسمیں ارشاد فرمائیں۔

ختم نبوت رتبی: مرتبے کے اعتبار سے آپ اللہ کے آخری نبی ہیں۔ ختم نبوت زمانی: زمانہ کے اعتبار سے آپ آخری نبی ہیں۔ ختم نبوت مکانی: اصل میں یہ سوال کیا گیا کہ سات زمینیں ہیں اور ہر زمین پر اللہ کے نبی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ نیچے والی زمینوں کے نبیوں کے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخری نبی ہیں۔

آپؒ کی تصانیف:

تقریر دلپذیر: اسلام کے اصول کلیہ پر جامع مانع تقریر۔

آبِ حیات: حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان۔

انتصار الاسلام: آریہ سماجیوں کے مقابلہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی۔

تصفیۃ العقائد: سرسید احمد خان سے خط و کتابت۔

حجۃ الاسلام: عیسائیوں کے مقابلہ میں اسلام کے اصول۔

قبلہ نما: نماز میں جہت کعبہ سے شرک کا الزام اور اس کا شافی جواب۔

تحفۃ الحیہ: آریہ سماجیوں کے شبہات کا جواب۔

مباحثہ شاہ جہاں پور: شاہ جہاں پور میں آریوں سے مناظرہ کی تفصیل۔

جمال قاسمی: مکتوبات۔

توثیق الاسلام: فاتحہ خلف الامام پر بحث۔

اجوبہ اربعین: تحذیر الناس پر علماء رامپور

کے شبہات کا جواب۔

ہدایۃ الشیعہ: شیعہ عقائد پر بحث۔

وفات حسرت آیات: مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ تحریر فرماتے ہیں:

۴؍جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ بروز جمعرات ظہر کی نماز کے بعد وقت آخر آ گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! آپ کی میت مبارک کو مدرسہ میں رکھ دیا گیا، حکیم مشتاق احمدؒ نے آپ کی تدفین کے لئے زمین کا ٹکڑا وقف کر دیا، بعد میں جہاں حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ اور حضرت مدنیؒ کے مزارات بنے۔ اس زمانہ میں ہزاروں مسلمانوں نے جنازہ میں شرکت کی۔ اس طرح دار العلوم دیوبند کا بانی، ہندوستان کا یہ درخشندہ ستارہ، انگریز کے خلاف لڑنے والا مرد مجاہد، پادریوں کا تعاقب کرنے والا عظیم مناظر، آریوں کے چھکے چھڑانے والا اسلام کا عظیم نمائندہ، اسلام کے خلاف آواز اٹھانے والے فتنوں کی سرکوبی کرنے والا عظیم راہنما زیر زمین چلا گیا۔

(نوٹ:....اس مضمون کا اکثر و بیشتر حصہ حضرت حافظ عبدالرشید ارشدؒ کی مرتب کردہ کتاب ''بیس بڑے مسلمان'' سے لیا گیا ہے)۔☆☆☆

مولانا سیّد شمس الدین شہیدؒ، ژوب

مولانا سید شمس الدین شہیدؒ جمعیت علماء بلوچستان کے امیر اور ممتاز سیاسی و مذہبی راہنما تھے۔ آپ اپنی ۲۹ سالہ زندگی میں جہد و عمل، جرأت و بہادری، اخلاص وایثار کی بدولت جماعت کے اکابر واصاغر کی آنکھوں کا تارا بن گئے، آپ شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد عبداللہ درخواستیؒ کے محبوب ترین شاگردوں میں سے تھے، جمعیت علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے ۱۹۷۰ء میں الیکشن میں حصہ لیا، ژوب (فورٹ سنڈیمین) سے ایم پی اے منتخب ہوئے۔ جمعیت علماء اسلام اور نیشنل عوامی پارٹی کے اتحاد سے بننے والی حکومت کا حصہ تھے اور بلوچستان صوبائی اسمبلی کے ڈپٹی اسپیکر منتخب ہوئے۔ انہوں نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کو بلوچستان کی بڑی پارٹی بنالیا، جس کے آپ صوبائی امیر تھے۔ جمعیت اور نیپ کے اتحاد سے مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ سرحد کے وزیر اعلیٰ اور جناب عطاء اللہ مینگل بلوچستان کے وزیر اعلیٰ منتخب ہوئے۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو کو مولانا مفتی محمودؒ کے شراب پر پابندی، شلوار قمیض قومی لباس، اردو کو قومی زبان قرار دینے، رمضان المبارک کے احترام سمیت دیگر عظیم فیصلے پسند نہ تھے۔ انہیں نیشنل عوامی پارٹی سے زیادہ پریشانی نہ تھی۔ اس اضطراب کا باعث جمعیت علمائے اسلام اور اس کا منشور تھا۔ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے بہانہ بنا کر بلوچستان حکومت ختم کر دی، تو مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ نے احتجاجاً وزارت علیا سے استعفیٰ پیش کر دیا، بھٹو حکومت نے حضرت مولانا مفتی محمودؒ کو رام کرنے کی کوشش کی، لیکن ناکام ہوئے۔ چونکہ مولانا شمس الدین جمعیت علماء اسلام کے صوبائی امیر تھے۔ انہیں بھی اپنے ساتھ ملانے کی بھرپور کوشش کی، لیکن مولانا شمس الدین بھٹو فسطائیت کے مقابلہ میں ڈٹ گئے۔ مولانا شمس الدین شہیدؒ مارچ ۱۹۷۴ء کے پہلے ہفتہ گھر سے کوئٹہ تشریف لے گئے۔ جمعیت کے صوبائی سیکریٹری جنرل حاجی محمد زمان اچکزئیؒ کو ملے، حاجی صاحبؒ نے امیر محترم حضرت درخواستیؒ کا وہ پیغام دیا جو انہوں نے مدینہ طیبہ میں مولانا شہید کے نام دیا تھا۔ وہ پیغام یہ تھا کہ دو سال قبل نواب احمد یار آف قلات جو بلوچستان کے گورنر تھے نے حضرت درخواستیؒ سے وعدہ کیا تھا کہ وہ نفاذِ اسلام کے سلسلہ میں جمعیت علماء اسلام کے دست و بازو بنیں گے۔ اور کہا کہ میں نے تمام جماعتوں کے منشور پڑھے ہیں، مجھے سب سے زیادہ جمعیت کا منشور پسند آیا، جب بھی موقع ملا، تو میں اس پر عمل کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ انہیں وعدہ یاد دلائیں، چنانچہ مولانا شہید، حاجی زمان اچکزئی کو ساتھ لے کر گورنر کو ملے اور حضرت درخواستیؒ سے کیا جانے والا وعدہ یاد دلایا تو گورنر نے کہا کہ جناب ذوالفقار علی بھٹو بھی اسلامی سوشلزم کی بات کرتے ہیں، آپ ان سے تعاون کریں اور وزارت کی پیشکش بھی کی، جو مولانا شہید نے ٹھکرا دی، تو مولانا شہیدؒ حضرت الامیر کو رپورٹ دینے کے لئے خان پور روانہ ہو گئے۔ خان پور حضرت الامیرؒ کو رپورٹ پیش کی۔ حضرت الامیرؒ نے فرمایا کہ: شمس الدین مجھے تیری پیشانی پر نور نظر آ رہا ہے، شاید یہ تیری میری آخری ملاقات ہو۔ جاتے ہی دین کا کام شروع کر دو، حضرت الامیرؒ سے اجازت لے کر رحیم یار خان سبزی منڈی چوک میں منعقدہ جلسہ سے خطاب کیا۔ یہ آپ کا آخری خطاب تھا، جلسہ سے فراغت کے بعد بلوچستان کا سفر شروع کیا رات کوسبی ٹھہرے، احباب سے ملاقات کی، اگلے دن کوئٹہ پہنچے۔ والد محترم کا پیغام ملا کہ کافی دن ہو گئے آ کر مل جاؤ، ۱۳؍مارچ کو کوئٹہ ژوب کے لئے (اس وقت فورٹ سنڈیمین) روانہ ہو گئے۔ شاہ وزیر نامی ایک شخص نے کہا کہ میں نے فورٹ سنڈیمین جانا ہے۔ مولانا نے ساتھ بٹھالیا قلعہ سیف اللہ سے بیس میل کے فاصلہ موضع فل گئی میں اس بدبخت نے آپ کی کنپٹی پر فائر کر کے آپ کو شہید کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جہاں شاہ وزیر نے مولانا شمس الدینؒ کو شہید کیا، اسی مقام پر اس کے مخالفین نے اس کو قتل کر دیا۔ راقم نے وہ مقام دیکھا، جہاں مولانا شہید کئے گئے۔ مولانا شمس الدینؒ کی شہادت پر پورے ملک میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی، جمعیت علماء اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں نے اس پر احتجاج کیا۔ ۱۴؍مارچ ۱۹۷۴ء جس دن مولانا کو شہید کیا گیا، اس دن بہاولپور میں احتجاجی جلسہ ہوا، جس میں راقم کو بھی اللہ پاک نے شرکت کی توفیق نصیب فرمائی۔ حضرت درخواستیؒ نے رنج و غم میں ڈوب کر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ قادیانیوں نے ژوب میں تحریف شدہ قرآن کے نسخے تقسیم کئے۔ حضرت شہیدؒ کے ساتھ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی راہنما حاجی محمد علیؒ، حاجی محمد عمر شیخؒ نے ژوب کے پورے علاقے میں صدائے احتجاج بلند کی۔ اللہ پاک نے مولانا میں ایسی لیڈرانہ وجاہت رکھی تھی۔ ژوب کی جامع مسجد کے امام و خطیب مولانا سید میرک شاہؒ کی دعاؤں سے ایسی بھرپور تحریک چلائی کہ نہ صرف تحریف شدہ قرآن پاک کی تقسیم پر پابندی لگی، بلکہ پورے پاکستان میں سے ژوب (فورٹ سنڈیمین) واحد ضلع ہے، جہاں قادیانیوں کے داخلہ پر قانوناً پابندی ہے کہ کوئی قادیانی ژوب میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اس کا کریڈٹ مولانا شہید، حاجی محمد علیؒ، حاجی شیخ محمد عمرؒ کو جاتا ہے۔ اللہ پاک ان تینوں حضرات کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائیں۔

(مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی)

عقیدۂ ختم نبوت پر

چہل احادیث مبارکہ

آخری قسط

ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، لاہور

۳۰۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ."

"مجھے تمام انبیاء کرام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی، اوّل یہ کہ مجھے جوامع الکلم دیئے گئے اور دوسرے یہ کہ رُعب سے میری مدد کی گئی۔ تیسرے میرے لئے غنیمت کا مال حلال کر دیا گیا۔ چوتھے میرے لئے تمام زمین پاک اور نماز پڑھنے کی جگہ بنادی گئی۔ پانچویں میں تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ چھٹے یہ کہ مجھ پر انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔" (صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب المساجد و موضع الصلاۃ، حدیث:۱۱۶۷)

۳۱۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ کَانَتْ تَسُوْسُھُمْ اَنْبِیَائُھُمْ کُلَّمَا ذَھَبَ نَبِیٌّ خَلَفَہٗ نَبِیٌّ وَ اِنَّہٗ لَیْسَ کَائِنًا فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ۔

"بنی اسرائیل کا نظام حکومت ان کے انبیاء کرام چلاتے تھے جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی آجاتا اور بے شک میرے بعد تم میں کوئی نبی نہیں آئے گا۔" (ابوبکر عبداللہ بن محمد ابی شیبہ، امام، المصنف، جلد ۱۵، ص:۵۸۔ کراچی: ادارۃ القرآن ۱۴۰۶ھ)

۳۲۔حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا:

"اَمَا تَرْضٰی اَنْ تَکُوْنَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَۃِ ھَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی غَیْرَ اَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔"

"کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ کے لیے ہارون تھے۔ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔" (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث:۶۲۱۸)

۳۳۔حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ حدیث میں ہے:

"وَرَأَيْتُ الْخَاتَمَ عِنْدَ كَتِفِهِ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ يُشْبِهُ جَسَدَهُ۔"

"اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے پاس کبوتر کے انڈے کے برابر مہر نبوت دیکھی جس کا رنگ جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔" (صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اثبات خاتم النبوۃ، حدیث:۶۰۸۴)

۳۴۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں:

"قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِیْتُ خَزَائِنَ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِیْ یَدَیَّ اُسْوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَکَبُرَا عَلَیَّ وَاَھَمَّانِیْ فَاُوْحِیَ اِلَیَّ اَنِ انْفُخْھُمَا فَنَفَخْتُھُمَا فَذَھَبَا فَاَوَّلْتُھُمَا الْکَذَّابَیْنِ الَّذَیْنِ اَنَا بَیْنَھُمَا صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَصَاحِبَ الْیَمَامَۃِ۔"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا، میرے پاس زمین کے خزانے لائے گئے اور میرے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن رکھے گئے جو مجھے بہت بھاری لگے اور میں ان سے متفکر ہوا، پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان کو پھونک مار کر اُڑا دوں۔ میں نے پھونک ماری تو وہ اڑ گئے۔ میں نے اس خواب کی یہ تعبیر لی کہ میں دو کذابوں کے درمیان ہوں۔ ایک صاحب صنعاء ہے اور دوسرا صاحب یمامہ۔" (صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۹۳۶)

۳۵۔حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک حدیث مبارکہ کے آخر میں ہے:

"فَاَوَّلْتُھُمَا کَذَّابَیْنِ یَخْرُجَانِ مِنْ بَعْدِیْ فَکَانَ اَحَدُھُمَا الْعَنْسِیَّ صَاحِبَ صَنْعَاءَ وَالْاٰخَرُ مُسَیْلِمَۃَ صَاحِبَ الْیَمَامَۃِ۔"

"میں نے اس کی یہ تعبیر لی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخصوں کا ظہور ہوگا۔ ایک ان میں سے

صنعاء کا رہنے والا عنسی ہے دوسرا یمامہ کا رہنے والا مسیلمہ ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، حدیث:۵۸۱۸۔۲۲۷۴)

۳۶۔حضرت وہب بن منبہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک طویل حدیث کے ذیل میں روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کی امت کہے گی:

"وَأَنّٰى عَلِمْتَ هٰذَا يَا أَحْمَدُ وَأَنْتَ وَأُمَّتُکَ آخِرُ الأُمَمِ."

"اے احمد! آپ کو یہ کیسے معلوم ہوا؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اُمت اُمتوں میں آخری ہیں۔" (المستدرک للحاکم، باب ذکر نوح النبی، حدیث:۴۰۱۷۔۲،۵۹۷)

۳۷۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلاَّ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ."

"تم میرے لیے ایسے ہو جیسے موسیٰ علیہ السلام کیلئے ہارون علیہ السلام تھے۔سنو بلاشبہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔"

اس روایت کی بابت راوی کے استفسار پر حضرت سعد نے فرمایا:"میں نے اس حدیث کو خود سنا ہے۔" انھوں نے اپنی دونوں انگلیاں کانوں پر رکھیں اور کہا اگر میں نے خود نہ سنا ہوتو میرے دونوں کان بہرے ہوجائیں۔" (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث:۶۰۹۵)

۳۸۔حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کردہ ایک طویل حدیث مبارکہ میں ہے:

"بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ."

"حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔" (جامع الترمذی، ابواب المناقب، باب وصف آخر من علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث:۳۶۳۸)

۳۹۔حضرت عامر اپنے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

"أَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى، إِلاَّ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ."

"تم میرے ساتھ ایسے ہو جیسے ہارون موسیٰ کے ساتھ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔" (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل علی بن أبي طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث: ۶۲۱۷۔سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فی فضائل اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فضل علی بن أبي طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث:۱۲۱)

۴۰۔علامہ علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول رقم کیا ہے:

"لا نبی بعدی ولا أمة بعدکم، فاعبدوا ربکم، أقیموا خمسکم وصوموا شهرکم، وأطیعوا ولاة أمرکم، أدخلوا جنة ربکم."

"میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت، پس تم اپنے رب کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز قائم کرو اور اپنے پورے مہینے کے روزے رکھو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، (پس) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔" (علی المتقی الہندی کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال، حدیث:۴۳۶۳۸، بیروت: موسوعة الرسالة، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ / ج:۱۵، ص:۹۴۷)

۴۱۔علاء الدین علی المتقی نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں یہ حدیث نقل کی ہے:

"لا نبوة بعدی الا المبشرات، الرؤیا الصالحة."

(ایضاً،حدیث ۴۱۴۲۲،ج:۱۵،ص:۳۷۰)

۴۲۔علامہ علاؤالدین علی المتقی بن حسام الدین الہندی رحمۃ اللہ علیہ نے "کنز العمال فی سنن الاقوال والافعال" میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے:

"یا ایها الناس! انه لا نبی بعدی ولا امة بعدکم، الا! فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم، وصوموا شهرکم، وصلوا ارحامکم، وادوا زکاة اموالکم طیبة بها انفسکم، واطیعوا ولاة امرکم، تدخلوا جنة ربکم."

"اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور نہ ہی تمہارے بعد کوئی اُمت ہے۔سنو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجگانہ نماز پڑھو اور اپنے مہینے (رمضان) کے روزے رکھو اور اپنی رشتہ داریاں جوڑو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوشدلی سے ادا کرو اور اپنے اولوالامر کی اطاعت کرو، تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔"

(علی المتقی الہندی کنزل العمال فی سنن الاقوال

والافعال، حدیث: ۳۶۴۳۷، بیروت: موسوعۃ الرسالۃ، ۱۴۰۵ھ/ ۱۹۸۵ء، ج:۱۵،ص:۹۴۷)

۴۳۔حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے امام احمد بن حنبل نے یہ حدیث مبارکہ نقل کی ہے کہ جب غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا تو انھوں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ ﷺ، اتخلفنی فی الخالفۃ فی النساء والصبیان؟ فقال: اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ؟ قال: بلی یا رسول اللہ ﷺ، قال: فادبر علی مسرعا کانی انظر الی غبار قدمیہ یسطع، وقد قال حماد: فرجع علی مسرعا:''

''یارسول اللہ! کیا آپ مجھے پیچھے رہ جانے والوں میں (یعنی) عورتوں اور بچوں میں جانشین بنارہے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ تجھے مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی؟ عرض کیا: یارسول اللہ! کیوں نہیں؟ اُس (راوی) نے کہا: پس علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیزی سے مُڑے تو میں نے گویا ان کے قدموں کا غُبار اُڑتے دیکھا اور حماد نے کہا: پس علی تیزی سے مُڑے۔'' (المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث: ۱۴۹۰، احمد محمد شاکر (شرحہ وضع فہارسہ) مصر: دارالمعارف، ۱۳۷۴ھ/ ۱۹۵۵ء، ج:۳،ص:۵۰)

۴۴۔ امام بیہقی نے السنن الکبریٰ میں، امام طحاوی نے مشکل الآثار میں، علامہ جلال الدین سیوطی نے الدر المنثور میں، علامہ علی المتقی الہندی نے کنز العمال میں، امام ہیثمی نے مجمع الزوائد میں حضور ختمی المرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی نقل کیا ہے: ''لا نبی بعدی ولا أمة بعدک۔'' میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی اُمت نہیں۔'' (زغلول، ابوطاہر محمد السعید بن بسیونی، موسوعۃ اطراف الحدیث النبوی الشریف، بیروت: دارالفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء، ج:۷،ص:۲۸)

(نوٹ: اس مضمون میں صحاح ستہ کی تمام احادیث ''موسوعۃ الحدیث الشریف الکتب الستۃ'' مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، ۲۰۰۰ء سے نقل کی گئی ہیں اور احادیث کے نمبرز اس کے مطابق ہیں)۔

☆☆ .... ☆☆

تحفظ ختم نبوت علماء کنونشن، لیاری ٹاؤن

کراچی...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام لیاری ٹاؤن کراچی میں علماء کنونشن کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز قاری رمضان کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا، مسؤل ضلع وسطی وکیاڑی مولانا عبداللہ چغرزئی نے ابتدائی گفتگو کی، بعدازاں حلقہ صدر ٹاؤن کے نگران مولانا مسعود احمد لغاری نے کنونشن کے اغراض ومقاصد بیان کئے۔ علماء کرام سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے شانہ بشانہ آگے بڑھنے کی درخواست کی۔ جامعہ محمودیہ کے استاذ مولانا مفتی فضل سبحان مدظلہ نے اپنے بیان میں دورِ جدید میں تحفظ ختم نبوت کے کام کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے پر زور دیا۔ جمعیت علمائے اسلام ضلع جنوبی کے امیر، مہتمم وشیخ الحدیث مولانا نور الحق مدظلہ نے خطاب کرتے ہوئے تحفظ ناموس رسالت کے قوانین اور اس کی پاسداری پر علماء وعوام الناس کے کردار کو سراہا۔ بعدازاں مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد سلمہ نے ''تحفظ ختم نبوت اور علماء کی ذمہ داری'' کے موضوع پر مختصر بیان فرمایا۔ آخر میں راقم الحروف نے لیاری کے حلقے میں ساتھیوں کو چند ہدایات دیں: (1) اسکول، کالج اور یونیورسٹی کے طلبہ کی تربیتی نشست ہر انگریزی مہینے کی پہلی اتوار دفتر ختم نبوت پرانی نمائش کراچی بعد نماز مغرب کی دعوت عام کرنا، (2) عیدالاضحیٰ کی چھٹیوں میں چار روزہ ختم نبوت کورس اکیس تا چوبیس جون صبح آٹھ تا ساڑھے بارہ ہوگا، جس کے بھرپور اعلانات کی ترتیب قائم کرنا، (3) اسکولز اور کالجز میں گرمیوں کی چھٹیوں پر مقامی مساجد میں ختم نبوت کورس کا اہتمام کرنا، (4) لیاری ٹاؤن کے تمام مدارس میں یومیہ ختم نبوت کورس کا اہتمام کرنا، (5) یکم ستمبر بروز اتوار ضلع جنوبی کی کانفرنس کی خوب تشہیر کرنا۔ کنونشن کا اختتام مولانا قاضی احسان احمد سلمہ کی دعا پر ہوا۔ بھائی توصیف سمیت ان کی پوری ٹیم نے خوب محنت ولگن کے ساتھ خدمات پیش کیں، کنونشن میں کئی سو علماء وائمہ کرام شریک ہوئے۔ رب العالمین اس کنونشن کو اہل محلہ اور ہم سب کے لئے نجات کا ذریعہ بنائے، آمین۔ (مولانا محمد کلیم اللہ نعمان)

تحریکِ ختم نبوت کی چند یادیں!

تیسری قسط

حضرت مولانا زاہد الراشدی مدظلہ

تیسرے دن صوبائی منسٹر رانا اقبال احمد خان نے پیغام بھیجا کہ ہماری بات سن لیں۔ ڈی سی سید سرفراز شاہ صاحب تھے جو کہ شریف آدمی تھے۔ یہاں نئی نئی چھاؤنی بنی تھی، چھاؤنی کا آغاز ہوا تھا اور کرنل نصیر قادیانی یہاں کمانڈر تھے۔ کرنل نصیر نے صورت حال دیکھ کر ڈپٹی کمشنر سے شہر کا چارج مانگ لیا کہ آپ سے کنٹرول نہیں ہو رہا مجھے کنٹرول دو اور مارشل لاء کا فیصلہ ہو گیا کہ شہر میں مارشل لاء لگے گا۔ رانا صاحب کا یہ پیغام ملا۔ حکیم عبدالرحمن صاحب صبح صبح میرے پاس آ گئے کہ یہ صورتحال ہے۔ اس کا آج ہم نے کوئی تدارک نہ کیا تو مارشل لاء لگ جائے گا اور مارشل لاء کرنل نصیر لگائے گا اور پھر جو کچھ ہوگا وہ ہوگا۔ چنانچہ ہم نے فوراً میٹنگ بلائی اور ڈی سی صاحب سے ملے۔ ڈی سی نے کہا بات یہ ہے کہ میں شام کو میٹنگ کر رہا ہوں، جس میں رانا صاحب بھی ہوں گے اور فلاں فلاں بھی ہوں گے۔ اگر آپ حضرات مجھے تھوڑا سا حوصلہ دلا دیں اور گارنٹی دے دیں کہ اب شہر میں کوئی قتل نہیں ہوگا تو بات بن سکتی ہے۔ ہم نے ان سے کہا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے ہم نے قتل کروائے ہیں۔ اس نے کہا نہیں مولانا! خدا کے لیے اس کے سوا بات نہیں بنے گی۔ شام کو کرنل نصیر بھی ہوگا، صوبائی منسٹر رانا صاحب بھی ہوں گے، صوبائی وزیر رانا شمشاد بھی ہوں گے اور فیصلہ آج شام چار بجے میٹنگ میں ہونا ہے۔ اگر ہم اس کو جواب نہ دے سکے تو رات کو مارشل لاء لگ جائے گا۔ مارشل لاء کا کمانڈر کرنل نصیر ہوگا جو انتقام اور غصے میں بھرا بیٹھا ہے۔ پھر آپ سوچ سکتے ہیں کہ شہر میں کیا ہوگا اور کیا نہیں ہوگا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ میٹنگ بلائیں۔

شام کو ڈی سی سید سرفراز شاہ صاحب کے آفس میں میٹنگ ہوئی۔ سب بیٹھے ہوئے تھے۔ اس میں اس پر بحث ہوئی۔ ہمارا موقف یہ تھا کہ تم نے ہمارے لڑکوں کو مارا، انہوں نے تمہارے لڑکوں کو مارا۔ مسئلہ ہی ایسا تھا کہ لوگوں کے جذبات تھے۔ ہم تو جلوس ختم کر کے آ گئے تھے۔ ہمارا اس معاملے سے کیا تعلق؟ ہم تو اپنے گھروں میں تھے۔ ہمیں معلوم نہیں کہ یہ سب کس نے کیا ہے۔ ہمارا جلوس کچہری تک تھا وہاں سے ہم واپس آ گئے تھے، اس کے بعد تمہیں کنٹرول کرنا چاہیے تھا۔ تم نے کنٹرول نہیں کیا تو اب ہم کیا کریں۔ بات چلتی رہی۔ کرنل نصیر بار بار کہتا فیصلہ کرو کیا کرنا ہے۔ حکیم عبد الرحمٰن آزاد سمجھ دار آدمی تھے۔ کھڑے ہوئے اور کہا کرنل صاحب! بات ٹھیک ہے، شہر کا امن ہمارا بھی امن ہے۔ میں سیکرٹری جنرل ہوں اور یوں سمجھیں میں ہی ختم نبوت موومنٹ کا لیڈر بھی ہوں۔ میں آپ کو گارنٹی دیتا ہوں کہ اس کے بعد ہم کوشش کریں گے کہ کوئی ہنگامہ نہیں ہوگا۔ ویسے خود تمہیں کنٹرول کرنا چاہیے تھا، تم نہیں کر سکے تو اب ان شاء اللہ کوئی ایسی بات نہیں ہوگی۔ اس لیے آپ آج فیصلہ نہ کریں۔ تین دن مزید دیکھ لیں، اگر کنٹرول نہ ہو سکا تو آپ کی مرضی۔ اس پر فیصلہ ہو گیا اور مارشل لاء لگتے لگتے ٹل گیا۔ پھر تین دن ہم نے ساتھیوں کی منتیں کیں کہ خدا کا واسطہ ہے، خدا کا خوف کرو، کیا کر رہے ہو۔ بہر حال کنٹرول ہو گیا۔ یوں گوجرانوالہ شہر بالکل اس کیفیت میں مارشل لاء سے بچ گیا۔

اس کے بعد ایک لطیفے کی بات یہ ہوئی کہ شہر میں تحریک ختم نبوت کے جلسے ہو رہے تھے۔ باقی لوگ قادیانیوں اور حکومت کے خلاف تقریریں کر رہے تھے، جبکہ میں ڈی سی کے خلاف تقریر کر رہا تھا کہ ڈی سی ایسا ہے ویسا ہے۔ میں سیاسی زبان میں ڈی سی کو جو کہہ سکتا تھا کہتا۔ تین چار جلسے ہوئے تو ڈی سی صاحب نے ایک مجسٹریٹ کو میرے پاس بھیجا۔ اس نے آ کر کہا ڈی سی صاحب پریشان ہیں کہ مولوی صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں، میرا کیا قصور ہے؟ مجھے کیوں گالیاں دے رہے ہیں، میں نے کیا کیا ہے؟ میں نے مجسٹریٹ سے کہا ڈی سی صاحب سے کہو میں یہ گالیاں ان کو بچانے کے

لیے دے رہا ہوں، اگر میں یہ گالیاں نہ دوں تو سارے قتل اس کے کھاتے میں جاتے ہیں کہ ڈی سی کیا کر رہا تھا، اس نے خود قتل کروائے ہیں، ان کو یہ بات سمجھ آ گئی اور وہ دوسرے دن کہنے لگا کہ ہاں بات ٹھیک ہے۔

ڈیوڑھا پھاٹک والی مکی مسجد کا پس منظر عجیب ہے۔ یہ بھی تحریک ختم نبوت کا حصہ ہے۔ یہاں جس جگہ مسجد ہے یہ قادیانیوں کی جگہ تھی۔ قادیانیوں کی یہاں کچھ آبادی تھی اور انہوں نے یہ جگہ خریدی ہوئی تھی۔ یہاں وہ اپنا بہت بڑا جماعتی مرکز "فیض ہال" کے نام سے بنانے والے تھے۔ مولانا عبدالواحدؒ کو کسی نے بتایا کہ قادیانیوں نے اس جگہ کا سودا کیا ہے اور یہاں فیض ہال کے نام سے اپنا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ فیض احمد ان کا کوئی بڑا ہوگا۔ تو مولانا عبدالواحدؒ نے کہا یہ تو بڑے موقع کی جگہ ہے۔ اگر یہ مرکز بنے گا تو فتنہ پیدا ہوگا اس کا کوئی حل نکالنا چاہیے۔ چنانچہ جس کی جگہ تھی اس بیچنے والے سے رابطہ قائم کیا۔ اس نے کہا میں نے تو جگہ بیچنی ہے آپ پیسے دے دیں تو آپ کو دے دوں گا، لیکن دو دن کے اندر فیصلہ کریں۔ آپ نہیں لیں گے تو میں نے قادیانیوں سے تو سودا کر لیا ہے، ان کو دے دوں گا۔ آپ نے خریدنی ہے تو آپ خرید لیں۔ الحاج ظفر علی ڈار کے والد لالہ غلام رسول ہمارے بزرگ اور بڑے نیک آدمی تھے۔ اس زمانے میں شہر میں گنتی کے چار پانچ بڑے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ مولانا عبد الواحدؒ نے لالہ جی کو بلایا اور انہیں بتایا کہ یہ مسئلہ ہے، ہمارے پاس تو پیسے نہیں ہیں، بڑے ثواب کی بات ہے اگر آپ یہ جگہ خرید لیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں خرید لیتا ہوں۔ چنانچہ لالہ جی نے مالک سے رابطہ کر کے قادیانیوں کا سودا کینسل کروا کر اپنا سودا کیا اور وہ جگہ خرید لی اور مسجد کے لیے وقف کر دی۔ جب جگہ مسجد کے لیے وقف کی تو گورنمنٹ کے سامنے نیا تنازع شروع ہو گیا کہ قادیانیوں کو پیچھے ہٹا کر مسلمان مسجد بنائیں گے اور یہ ان کا مرکز بن جائے گا۔

اس پر حکمتِ عملی یہ طے ہوئی کہ رات ہی رات مسجد بنانی ہے۔ اس زمانے میں بھی اتوار کو چھٹی ہوتی تھی۔ طے ہوا کہ ہفتے کی رات کو مسجد مکمل کرنی ہے تاکہ اسٹے کا چکر وغیرہ نہ ہو۔ چنانچہ نصرۃ العلوم، اشرف العلوم اور جامع مسجد کے طلباء آ گئے، ہم نے پانچ سات مستری بلا لیے۔ تعمیر کا انتظام مکمل کیا۔ مغرب کی نماز پڑھ کر مسجد بننا شروع ہوئی یعنی اس کا ہال۔ میں بھی اینٹیں اور گارا ڈھونے والوں میں شامل تھا۔ فجر کی نماز تک ہم نے مسجد کی تعمیر مکمل کی اور لاؤڈ اسپیکر لگا کر ہم نے وہاں فجر کی نماز پڑھی اس کے بعد مولانا عبدالقیوم ہزارویؒ نے درس دیا۔ یہ مکی مسجد کی تاریخ ہے کہ مغرب کے وقت کھلا میدان تھا، مغرب کے بعد مولانا عبدالقیوم صاحبؒ تسبیح لے کر بیٹھ گئے وہ ہمارے بزرگ تھے اور ہم سب ورکر تھے۔ ہم ساری رات کام میں لگے رہے اور فجر کی نماز سے پہلے چھت ڈل چکا تھا اور سپیکر لگ چکا تھا۔ وہاں فجر کی نماز ہوئی، اور مولانا عبدالقیوم صاحبؒ درس میں جو کہہ سکتے تھے انہوں نے کہا، جواُن کا لہجہ تھا، یہ تحریک ختم نبوت ہی کا حصہ ہے کہ اس جذبے کے ساتھ یوں کام ہوتا تھا۔

ایک لطیفہ کی بات یہ سنا دیتا ہوں کہ حضرت مولانا ابو داؤد محمد صادقؒ شہر کے بڑے عالم دین تھے ہم نے ان کو صدر بنایا تھا۔ وہ ایک آدھ میٹنگ میں آئے، لیکن پھر ان کے مزاج نے ان کو میٹنگ میں نہیں آنے دیا۔ بلکہ ایک دفعہ انہوں نے استعفٰی کی خبر بھیج دی، جو ہم نے رکوا دی۔ ہمارا اس وقت زور چلتا تھا کہ ہماری مرضی کے بغیر کوئی خبر نہ چھاپے۔ ہم نے وہ خبر رکوا دی اور ادھر شہر میں افواہ پھیل گئی کہ مولانا صادقؒ نے استعفٰی دے دیا ہے۔ یہ ہمارے لیے تحریک کے حوالے سے بڑی نقصان دہ بات تھی کہ ہمارے صدر نے استعفٰی دے دیا۔ چنانچہ ہم نے طے کیا کہ مولانا صاحب کو تحریک کی قیادت میں ظاہر کرنا چاہیے۔ اس کے لیے ہم نے دو کام کیے۔ اس پلاننگ میں چشتی صاحبؒ، مولانا خالد، میں، حکیم عبدالرحمنؒ، حکیم محمود، ڈاکٹر غلام محمدؒ اور علامہ محمد احمد لدھیانوی شامل تھے۔ چشتی صاحبؒ نے کہا کہ اس کے لیے ایسا کرتے ہیں کہ میں اپنے گھر میں مولانا صاحب کی پریس کانفرنس رکھتا ہوں کہ مولانا! ان کو چھوڑیں، آپ قادیانیوں کے خلاف اپنی پریس کانفرنس کریں۔ چشتی صاحب نے مجھے کہا کہ تم اور حکیم عبدالرحمن دونوں فلاں وقت پر میرے گھر آ جانا۔ پہلے میں مولانا صادق صاحبؒ کے دائیں بائیں اپنے آدمی بٹھا دوں گا، تمہارے آنے پر وہ اٹھ جائیں گے اور تم ان کے دائیں بائیں بیٹھ جانا۔ یوں جب حاجی محمد صادق صاحب پریس کانفرنس کر رہے تھے تو میں بھی پہنچ گیا اور حکیم عبدالرحمن صاحب بھی پہنچ گئے۔ ہمارے پہنچتے ہی پلاننگ کے مطابق حاجی صاحب کے اردگرد سے وہ بندے اٹھ گئے اور

ان کے دائیں جانب میں بیٹھ گیا اور بائیں جانب حکیم صاحب بیٹھ گئے۔ حاجی صاحب پریشان ہو گئے کہ یہ میرے ساتھ کیا ہوا۔ ہم خاموش تھے کیونکہ طے یہی ہوا تھا کہ ہم نے کہنا کچھ نہیں ہے بس صرف ظاہر کرنا ہے کہ حاجی صاحب پریس کانفرنس کر رہے ہیں اور ہم ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک اخباری نمائندہ نے مجھ سے کوئی سوال کیا تو میں نے کہا نہیں! حاجی صاحب جواب دیں گے، ہم ان کے ساتھ ہیں۔ اس پریس کانفرنس کی خبر صبح اخبار میں لگ گئی۔ لوگ کہتے کہ مولانا کل استعفیٰ دے رہے تھے اور رات کو اکٹھی پریس کانفرنس کی ہے۔

ہم نے دوسری حرکت یہ کی کہ اس موقع پر بائیس قادیانی قتل ہوئے تھے، اس میں ہمارے سو سے زائد کارکن ۳۰۲ اور ۳۰۷ کے مقدمہ میں گرفتار ہوئے تھے۔ آخر انہوں نے گرفتاری تو کرنی تھی۔ ہمارے کارکن جیلوں میں تھے۔ رمضان کا مہینہ تھا، عید کا مرحلہ آ رہا تھا تو ہم نے طے کیا کہ قیدیوں کے گھروں میں عیدی کے طور پر کچھ امداد بھیجنی چاہیے۔ اس کے لیے ہم نے پیکج بنا لیا کہ یہ ان کو دینا ہے۔ اس پر جامع مسجد میں میٹنگ ہوئی۔ حکیم محمود کہنے لگے کہ بات یہ ہے کہ حاجی صاحب تو میٹنگ میں آتے نہیں ہیں تو کیوں نہ ہم میٹنگ ہی حاجی صاحب کے پاس لے جائیں۔ حاجی صاحب مدرسے میں جہاں تعویذ وغیرہ کیا کرتے تھے وہاں بیٹھے ہوتے تھے۔ ہم نے پتہ کیا کہ حاجی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو ہم سب وہاں ان کے پاس چلے گئے اور ان کے پاس جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے پوچھا کیسے آئے ہیں تو ہم نے کہا کہ مشورہ کرنے آئے ہیں کہ ہم قیدیوں کے گھر کچھ امداد بھیجنا چاہتے ہیں۔ امداد بھیجیں یا نہ بھیجیں آپ کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ اس کے ساتھ پیسے کتنے دینے چاہئیں۔ اس زمانے میں ہزار روپیہ بڑی چیز ہوتی تھی ہم نے کہا آٹھ آٹھ سو روپے دے دیتے ہیں۔ حاجی صاحب نے کہا ہزار ہزار دے دیں۔ یہ ہماری مشاورت ہوئی اور ہم نے کہا حاجی صاحب دعا فرما دیں۔ اس میٹنگ پر ہم نے باقاعدہ کاروائی کے نوٹس لکھے کہ حاجی صاحب کے ساتھ ہماری میٹنگ ہوئی ہے، حاجی صاحب نے منظوری دے دی ہے۔ منظوری تو حاجی صاحب نے دی تھی۔ ہم نے اسے اخبار میں چھاپ دیا۔ ہم اس طریقے سے چلتے رہے۔ اس کے بعد حاجی صاحب خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے بھی ان سے کہا کہ حضرت! ایسا نہ کریں، ٹھیک ہے آپ جلسوں میں نہ جائیں، لیکن خاموش تو رہیں اور جو لوگ کام کر رہے ہیں ان کو کام کرنے دیں۔ یہ تحریک ختم نبوت کی گوجرانوالہ کی حد تک کی صورتحال تھی۔

میں نے تحریک ختم نبوت میں گوجرانوالہ کے حوالے سے بات کی ہے۔ یہ تحریک اپریل میں شروع ہوئی تھی اور ستمبر ۱۹۷۴ء میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کے غیر مسلم اقلیت ہونے کا فیصلہ کر دیا تھا۔ پہلی تحریکوں میں اور اس میں فرق یہ تھا کہ اس تحریک میں اسمبلی میں مضبوط نمائندے موجود تھے، جنہوں نے اسمبلی میں جنگ لڑی۔ مولانا مفتی محمود، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا غلام غوث ہزاروی، پروفیسر غفور احمد، چودھری ظہور الٰہی، مولانا ظفر انصاری، سردار حیات رحمہم اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ تھے، یعنی بڑی مضبوط اپوزیشن تھی جس نے یہ جنگ لڑی اور ہم قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کے بعد تحریک ختم نبوت ۱۹۸۴ء کا دور ہے۔

۱۹۷۴ء میں یہ ہوا تھا کہ تحریک ختم نبوت کے نتیجے میں پارلیمنٹ نے قادیانیوں کو دستوری طور پر غیر مسلم قرار دے دیا تھا اور ان کا شمار غیر مسلم اقلیتوں میں کر دیا تھا۔ لیکن اس کے بعد یہ قانون سازی ضروری تھی کہ قادیانی اسلام کے نام پر اپنے مذہب کی تبلیغ نہ کریں، اسلامی اصطلاحات استعمال نہ کریں، اور آئین کے تقاضوں کے مطابق اقلیتوں کے ساتھ ان کے حقوق کا عملی طور پر تعین ہو جائے۔ قادیانی ۱۹۷۴ء کا فیصلہ قبول کرنے سے انکاری تھے اور یہ قانون سازی نہیں ہو رہی تھی۔ اس پر مطالبات جاری تھے کہ دستوری ترمیم کے قانونی تقاضے پورے کیے جائیں اور قانون میں جو ترامیم ضروری ہیں وہ کی جائیں۔ اس دوران ۱۹۸۴ء میں ایک اور واقعہ ہو گیا کہ ایم ایم احمد یعنی مرزا مظفر احمد جو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا، مرزا بشیر احمد کا بیٹا، یحییٰ خان کا نفسِ ناطقہ و دست راست تھا اور منصوبہ بندی اور پلاننگ کا چیئرمین تھا۔ اس کے بارے میں ان تحفظات کا اظہار بھی کیا جا رہا تھا کہ مشرقی پاکستان کے بحران میں بھی اس کا کردار تھا۔ جیسا کہ مشرقی پاکستان کے معروف لیڈر مولوی فرید احمد مرحوم اپنی تقریروں میں اکثر کہا کرتے تھے کہ مشرقی پاکستان کو پاکستان سے الگ کرنے کی سازش کا بنیادی کردار ایم ایم احمد ہے۔

(جاری ہے)

سیّدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ.... فضائل ومناقب

تالیف:.... حضرت مولانا سعید احمد اکبرآبادیؒ (دوسری قسط) تلخیص وانتخاب:..... مولانا محمد قاسم، کراچی

حضرت عثمانؓ مکہ مکرمہ آئے اور یہاں ابوسفیان اور دوسرے سردارانِ قریش سے ملاقات کرکے ان کو پیغام نبوی پہنچادیا۔ قریش کے ہاں حضرت عثمانؓ کا بڑا مرتبہ اور وقار تھا، انہوں نے پیشکش کی کہ اگر آپ طوافِ کعبہ کرنا چاہتے ہیں تو کیجیے، لیکن حضرت عثمانؓ نے انکار کردیا، بعد میں لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ میں فروکش ہوں اور میں یہاں طواف کروں، یہ کیوں کر ممکن ہے؟ اگر اس حالت میں سال بھر بھی مکہ مکرمہ میں قیام کروں، جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طواف نہیں کرلیں گے میں طواف نہیں کروں گا۔''

بہرحال! مکہ مکرمہ سے واپسی میں حضرت عثمانؓ کو تاخیر ہوئی، یہاں یہ خبر عام ہوگئی کہ شہید کردیے گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقام کے لئے فوراً جنگ کی تیاری شروع کردی اور اس مقصد کے لئے آپ نے جنگ سے فرار نہ کرنے پر بیعت لینے کا اعلان عام فرمادیا، چونکہ یہ بیعت ایک درخت کے زیر سایہ لی گئی تھی، اس لئے قرآن کریم میں اس درخت کا خاص طور سے ذکر ہے، ارشاد ہوا:

ترجمہ:..... ''بے شک اللہ مؤمنوں سے اس وقت راضی ہوگیا جب کہ (اے محمد!) یہ سب آپ سے ایک درخت کے نیچے بیعت کررہے تھے، اور جو کچھ اس وقت تمہارے دلوں میں تھا، اللہ تعالیٰ کو اس کا علم تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے تم کو سکونِ قلب عطا فرمایا اور ایک فتح عاجل تک تم کو پہنچایا۔'' (الفتح:۱۸)

کسی کو عذر ہی کیا ہوسکتا تھا؟ سب نے بیعت کی، حضرت عثمانؓ وہاں موجود نہیں تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست مبارک دوسرے دست مبارک پر رکھا اور فرمایا: یہ ایک ہاتھ عثمان کا ہے، میں ان کی طرف سے خود بیعت لیتا ہوں۔ (سیرت ابن ہشام، ج:۳، ص:۲۰۲۔ زادالمعاد، ج:۱، ص:۳۸۲۔ نیز اس کا ذکر صحیح بخاری میں بھی ہے۔)

بیعت ہوچکی تھی کہ اس کے بعد حضرت عثمانؓ پہنچ گئے اور قریش کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ شروع ہوگیا، جس کے نتیجہ میں حدیبیہ کا صلح نامہ مرتب ہوا۔ حضرت عثمانؓ کی مناسبت سے یہ دیکھنا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قریش کے پاس اپنی سفارت کے لئے حضرت عثمانؓ کو منتخب فرمایا۔ یہ بذات خود حضرت عثمانؓ کی فضیلت اور ان پر مکمل اعتمادِ نبوی کی دلیل ہے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ جب ان کے شہید ہوجانے کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے فوراً ان کا انتقام لینے کے لئے تیاری شروع کردی۔ پھر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیا اور اس طرح خود ان کی طرف سے اپنے سے بیعت لی۔ اس میں کوئی شبہ نہیں ہوسکتا کہ یہ اتنا بڑا اشرف اور امتیاز ہے کہ اس میں کوئی اور شخص ذوالنورین کا شریک نہیں۔

غزوۂ احد کے بعد یہودی قبائل میں سے بنوقینقاع اور بنونضیر کی جو جلاوطنی ہوئی تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ قریش مکہ اور یہود دونوں کی متفقہ ریشہ دوانیوں نے مکہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ تک تمام قبائل میں آگ لگادی، لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے خبر نہیں تھے، جاسوسوں اور پرچہ نویسوں کے ذریعہ منٹ منٹ کی خبر رکھتے تھے، چنانچہ آپ کو اطلاع پہنچی کہ انمار اور ثعلبہ کے قبیلے مدینہ طیبہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کررہے ہیں، یہ معلوم ہونے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چارسو اور بعض روایات کے مطابق سات سو صحابہ کرامؓ کو ساتھ لے کر مدینہ طیبہ سے روانہ ہوئے اور ایک مقام ذات الرقاع تک تشریف لے گئے، لیکن یہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آمد کی خبر سن کر پہاڑوں پر بھاگ گئے اور نوبتِ جنگ نہیں آئی۔ بہرحال! روانگی کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ کا

انچارج حضرت عثمانؓ کو بنایا تھا۔

(الکامل لابن اثیرؒ،ج:۲،ص:۱۷۴)

حضرت عثمانؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اعلیٰ درجہ کی مشاورتی مجلس کے رکن رکین تھے، اس بنا پر کوئی غزوہ ہو یا کوئی اور اہم معاملہ وہ اس میں برابر کے شریک رہتے تھے۔ محدثین یا مؤرخین نے غزوات کے سلسلے میں ان کا ذکر انہیں جگہوں پر کیا ہے، جہاں انہوں نے کوئی خاص اور نمایاں کارنامہ انجام دیا ہے، ورنہ نفسِ شرکت تو پہلے سے معہود فی الذہن تھی ہی، غزوۂ تبوک بھی انہیں خاص مقامات میں سے ہے۔

صحابہ کرامؓ میں حضرت عثمان غنیؓ سب سے زیادہ دولت مند تھے، اس لئے اس غزوہ کی تیاری میں سب سے بڑا حصہ انہیں کا تھا، لیکن وہ کیا تھا؟ اس میں روایات حد درجہ مختلف ہیں، ان روایات کا ماحصل علی الترتیب یہ ہے:

(۱) دو سو اوقیہ چاندی اور دو سو اونٹ۔

(۲) ستر ہزار درہم۔

(۳) ایک ہزار اونٹ، ستر گھوڑے اور ایک ہزار دینار نقد۔ (۴) سات سو اوقیہ سونا۔

حضرت عثمانؓ نے جو کچھ دیا ہے وہ یکمشت اور بیک وقت نہیں دیا، بلکہ جیسی جیسی ضرورت ہوتی رہی ہے وہ اپنی پیشکش میں اضافہ کرتے رہے ہیں۔ ترمذی کی روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجہیز جیش کی پُرزور ترغیب دی تو حضرت عثمانؓ نے ایک سو اونٹ پیش کیے، اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اپیل کی تو حضرت عثمانؓ نے ایک سو اونٹوں کا اور اضافہ کر دیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیسری مرتبہ پھر اپیل کی تو حضرت عثمانؓ نے سو اونٹ اور بڑھا دیے۔

(ترمذی،ج:۲،باب مناقب عثمانؓ)

اس روایت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ نے جو کچھ دیا ہے، بتدریج دیا ہے۔ صحیح بخاری میں حضرت عثمانؓ کے الفاظ یہ ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”من جھز جیش العسرۃ فلہ الجنۃ فجھزتہ“

ترجمہ:”جو شخص تجہیز جیش عسرہ کرے گا اس کو جنت ملے گی، تو میں نے جیش عسرہ کی تجہیز کی۔“

امام نسائیؒ نے اسی روایت میں حضرت عثمانؓ کے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: ”فجھزتھم حتی لم یفقدوا عقالا ولا خطاما“ (میں نے جیش عسرہ کی تجہیز ایسے مکمل طریقے پر کی کہ اونٹ کی ایک رسی اور نکیل کی بھی کمی نہیں رہی)۔

اونٹوں، گھوڑوں اور ان کے ساز و سامان کے علاوہ حضرت عثمانؓ نے نقد رقم کی جو تھیلی پیش کی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرطِ مسرت سے اسے دست مبارک میں لے کر اچھالتے اور فرماتے تھے: ”ما علی عثمان من عمل بعد الیوم“ (ترمذی، باب مناقب عثمانؓ۔ مستدرک حاکم، ج:۳،ص:۱۰۲) ترجمہ:... اب آج کے بعد عثمانؓ پر کوئی اور عمل لازم نہیں ہوگا۔“

اس موقع پر حضرت عثمانؓ نے جو کچھ پیش کیا وہ بہت بڑی پیشکش تھی اور اس نے غزوۂ تبوک کی فوج جس میں ابن سعد کی روایت کے مطابق تیس ہزار پیادے اور دس ہزار سوار شامل تھے، اس کی ضرورتوں کو ایک بڑی حد تک پورا کیا۔ چنانچہ ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ایک تہائی فوج کی تجہیز کی تھی اور ابن ہشام کے بقول یہ اتنی بڑی امداد تھی جو کسی نے نہیں کی۔

اس کے علاوہ جو امداد و سامانِ رسد کے لئے دی گئی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا بیان ہے کہ حضرت عثمانؓ کو اطلاع پہنچی کہ سامان میں خورد و نوش کی کمی ہوگئی ہے تو آپ نے کئی اونٹوں پر کھانے پینے کا سامان لادا اور قافلہ کی شکل میں ان کو روانہ کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دور سے قافلہ کی سیاہی اسی طرف آتی ہوئی نظر آئی تو اندازے سے فرمایا: لو، اے مسلمانو! سرخ اونٹ تمہارے لئے سامانِ رسد لارہے ہیں۔ اتنے میں اونٹوں کا یہ قافلہ پہنچ گیا، جب اونٹ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے بٹھائے گئے ہیں تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف بلند کرکے دعا کی کہ: ”اے اللہ! میں عثمانؓ سے خوش ہوں تو بھی اس سے راضی رہ۔“

(العقد الفرید لابن عبدربہ،ج:۴،ص:۲۸)

(جاری ہے)

ABS
ESTD 1880
سو سال سے زائد بہترین خدمت
ABDULLAH Brothers Sonara
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:32546455, Cell: 0301-2352363

دورِ حاضر کا عظیم فتنہ

اسمارٹ فون

قسط: ۱۴

از افادات:..... حضرت فیروز عبداللہ میمن مدظلہ

گناہوں سے روکنے پر صبر سے اولاد اللہ والی بنتی ہے: جب اولاد کہتی ہے کہ ہمارے پاس کوئی مصروفیت نہیں ہے، اس لئے ہمیں ٹی وی، موبائل، ویڈیو گیم وغیرہ لادیں تاکہ ہم بور نہ ہوں، تو والدین گھر میں یہ خرافات لے آتے ہیں اور عذر کرتے ہیں کہ بچہ دوسروں کے گھر جاتا تھا، اس لئے میں نے گھر میں ہی لادیا۔ ان کی خدمت میں عرض ہے اگر بچہ زہر کھانے کے لئے دوسرے گھر میں جاتا ہو تو کیا آپ زہر گھر میں لاکر رکھ دیں گے؟ نہیں بلکہ آپ ان کو منع کریں گے لہٰذا یہاں بھی ہرگز ان کو آلاتِ گناہ نہ دیں۔ میرے شیخؒ فرماتے تھے کہ جو والدین بچوں کے ناجائز مطالبات پورا نہ کریں یہاں تک کہ بچے روئیں کہ آپ کو ہم سے محبت نہیں ہے، ان کے آنسو برداشت کرکے پھر بھی ان کو ناجائز چیز نہیں دی، ان شاء اللہ! یہی والدین اپنے بچوں کو اللہ والا دیکھیں گے۔

تربیتِ اولاد میں دعا کی اہمیت: اولاد کی تربیت میں والدین کی دعا کو بہت اہمیت حاصل ہے لیکن ہم لوگ اپنے دست و بازو پر زیادہ اعتماد کرتے ہیں کہ ہم اولاد کو خود ٹھیک کرلیں گے، مار دھاڑ اور سختی کرکے ان کو دین سے مزید دور کردیتے ہیں، پھر جب وہ سرکش بن جاتے ہیں تو والدین اس قدر دل برداشتہ ہوتے ہیں کہ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں۔ اس لئے مایوس نہ ہوں اور نہ اپنے آپ کو بیمار کریں، ان کی اور ہماری ہدایت اللہ کے ہاتھ میں ہے، اس لئے دعائیں بڑھادیں، کبھی رات کو جلدی سو کر تہجد میں اُٹھ جائیں اور ان کی ہدایت کے لئے ایسی دعا مانگیں جیسی ہم خطرناک جسمانی بیماریوں کی شفاء کے لئے تڑپ کر اللہ تعالیٰ سے روتے ہیں۔ اس کا معمول بنائیں، آنسو گرا کر تو دیکھیں کیسا فضل ہوتا ہے:

آہ جائے گی نہ میری رائیگاں
تجھ سے ہے فریاد اے ربِ جہاں

حضرت والاؒ کی ایک الہامی دعا: میرے شیخ نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ ایک صاحب کے لڑکے کے متعلق یہ دعا دل میں آئی کہ یوں دعا کیجیے کہ:

''اے اللہ! میرے بچے کی گمراہی کی طاقت سے تیری ہدایت کی طاقت بالاتر اور قوی تر ہے، تو اپنے آفتابِ ہدایت کی کوئی کرن میرے بچے پر ڈال دیجیے۔ ہم تو سب تدبیر کرچکے، ہم عاجز ہیں تُو قادر ہے، ہماری گمراہی کی انتہائی اصلاح کے لئے تیری ہدایت کی ابتدا کافی ہے۔ یہ جملہ مجھے حق تعالیٰ نے ایک خاص معاملہ میں عطا فرمایا، میں نے جب یہ دعا مانگی تو یہ محسوس ہوا کہ حق تعالیٰ کی رحمت کو یہ عنوان پسند آیا۔ یہ جملے ایسے ہی نہیں ہوتے کہ جن کا تعلق محض دماغ سے ہو بلکہ حق تعالیٰ بزرگوں کی جوتیوں کے صدقہ میں خاص طور سے میرے دل کو عطا فرماتے ہیں۔''

(خزائن معرفت ومحبت)

نفس وشیطان کے شر سے حفاظت کے لئے چند دعائیں:

ارشاد فرمایا کہ چند دعاؤں کا اہتمام خوب الحاح وزاری سے رکھیں:

(۱) ''اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْکِ الْمَعَاصِیْ وَ لَا تُشْقِنِیْ بِمَعْصِیَتِکَ'' اے اللہ! مجھ پر رحم فرما کہ میں گناہوں کو ترک کردوں اور گناہوں کی وجہ سے مجھے بدنصیب نہ فرما۔

(۲) ''یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّہٗ وَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ'' زندہ حقیقی! اے قائم رکھنے والے! آپ کی رحمت سے میں فریاد کرتا ہوں کہ میرے تمام احوال کی اصلاح فرمادیجئے اور ایک پلک جھپکنے کو مجھے میرے نفس کے حوالے نہ کیجیے۔

(۳) ''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْھُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی'' اے اللہ! میں سوال کرتا ہوں آپ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاک دامنی اور مالداری کا۔

(۴) ''اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیْدِ'' اے اللہ! آپ ہماری ایسی حفاظت کیجیے جیسی ماں اپنے چھوٹے بچے کی حفاظت کرتی ہے۔

(۵) میرے شیخؒ کا درج ذیل مضمون ''امام

المتقین و امام الفاسقین'' پڑھیں:

امام المتقین یا امام الفاسقین، ہمیں کیا بننا ہے؟:

ارشاد فرمایا کہ بعض محدثین نے فرمایا ہے کہ ہر انسان جو اپنے گھر کا بڑا ہے، یہ بھی امامِ عادل بن سکتا ہے۔ اپنے بیوی بچوں میں عدل کرے، فیکٹری والا اپنے کارخانہ کے مزدوروں میں عدل کرے، جو جس کمپنی کا مالک ہے اس کمپنی میں عدل وانصاف کرے تو ہر بڑا اپنے ماتحتوں پر عدل کرنے سے اس حدیث شریف کی نعمت میں شامل ہوجائے گا اور وہ بھی امامِ عادل ہوگا، دلیل قرآنِ پاک کی یہ آیت ہے: ''رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا۔''

(سورۃ الفرقان: آیۃ ۷۴)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا سربراہ بنادے۔

(آسان ترجمۂ قرآن)

تو اس آیت کی رو سے ہر انسان اپنے گھر کا امامِ عادل ہے۔ دوسری شرح یہ ہے کہ ہر آدمی اپنے کارخانہ کا، اپنے گھر کا بھی امام ہے۔ اس لئے حکیم الامتؒ فرماتے ہیں کہ یہاں متقیوں کا امام بننے کا شوق مقصود نہیں ہے بلکہ اے خدا! آپ نے ہمیں گھر کا ہیڈ آف ڈپارٹمنٹ بنایا ہے، میں اپنے خاندان کا بڑا ہوں، بیوی بچوں کا بڑا ہوں لیکن اگر یہ نافرمان رہیں گے تو میں امام الفاسقین رہوں گا، آپ ان کو متقی بنادیجئے تاکہ میں امام المتقین بن جاؤں، کیونکہ امامت تو میری ہے ہی۔

حکیم الامتؒ کے علوم دیکھو! ''اُولٰئِکَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ۔'' اے خدا! ہمارے بیوی بچوں کو ہماری آنکھ کی ٹھنڈک بنادیجئے۔ ہماری ذریات، خاندان اور بیوی بچوں کو آپ متقین بنادیجئے، ان سب کو نیک بنادیجئے، ہم ان کے امام تو ہیں ہی مگر میرے بیوی بچے اگر بے نمازی رہیں گے تو ہم امام الفاسقین رہیں گے لہٰذا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بیوی بچوں کو متقی بنادیجئے، امام بننا مقصود نہیں ہے۔ (مواعظ اختر نمبر ۶۔ کیف آہ وفغاں)

قرآنِ مجید کو سینے سے لگائیں:

ارشاد فرمایا کہ حضورِ اکرم ﷺ قیامت کے دن قرآن چھوڑنے سے متعلق اپنی امت کے خلاف شکایت (ایف آئی آر) دائر کریں گے:

وَقَالَ الرَّسُوْلُ يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِى اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا۝ (الفرقان: آیۃ ۳۰)

ترجمہ: اور رسول (ﷺ) کہیں گے کہ یا رب! میری قوم اس قرآن کو بالکل چھوڑ بیٹھی تھی۔

تشریح: اگرچہ سیاق وسباق کی روشنی میں یہاں قوم سے مراد کافر ہیں لیکن یہ مسلمانوں کے لئے بھی ڈرنے کا مقام ہے کہ اگر مسلمان ہونے کے باوجود قرآنِ کریم کو پسِ پشت ڈال دیا جائے تو کہیں وہ بھی اس سنگین جملے کا مصداق نہ بن جائیں، اور نبی ﷺ شفاعت کے بجائے شکایت پیش کریں، والعیاذ باللہ۔ (آسان ترجمۂ قرآن)

مفتی اعظم حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ لکھتے ہیں کہ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ جو مسلمان قرآن پر ایمان تو رکھتے ہیں مگر نہ اس کی تلاوت کی پابندی کرتے ہیں نہ اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا مگر پھر اس کو بند کرکے گھر میں معلق کردیا، نہ اس کی تلاوت کی پابندی کی، نہ اس کے احکام میں غور کیا، قیامت کے روز قرآن اس کے گلے میں پڑا ہوا آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شکایت کرے گا کہ آپ کے اس بندے نے مجھے چھوڑ دیا تھا، اب آپ میرے اور اس کے معاملہ کا فیصلہ فرمادیں۔ (معارف القرآن: جلد ۶، صفحہ ۴۷۱)

علامہ (عماد الدین اسماعیل) ابن کثیرؒ نے قرآن چھوڑنے کے پانچ معانی لکھے ہیں:

اس پر ایمان نہ رکھنا اور تصدیق نہ کرنا، قرآن کا علم حاصل نہ کرنا (یعنی ناظرہ، تجوید، حفظ، معانی، تفسیر کا علم حاصل نہ کرنا)، اس میں تدبر اور غور وفکر نہ کرنا، اس کے احکام (اوامر و نواہی) پر عمل نہ کرنا، قرآن کو چھوڑ کر شعر و شاعری، افسانوں، گانوں، لہو ولعب میں مشغول ہونا۔ (تفسیر ابن کثیر: جلد ۳، صفحہ ۵)۔ (جاری ہے)

ABDULLAH SATTAR DINA
& Sons Jewellers
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silvers, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85, Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Phone :32514972, 32531133

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے

دعوتی و تبلیغی اسفار

جامع مسجد مظاہر العلوم میں خطبہ جمعہ: حضرت مولانا حکیم عبداللطیف اٹھارہ ہزاریؒ جھنگ ہمارے حضرت عبداللہ بہلویؒ کے خلیفہ تھے، حضرت کی وفات کے بعد حضرت مولانا غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال سے اصلاحی تعلق قائم کیا اور ان سے مجاز ہوئے۔ اٹھارہ ہزاری جھنگ میں جامعہ محمدیہ کے نام سے مدرسہ اور اپنے گزر بسر کے لئے مطب قائم کیا، ان پر تفصیلی مضمون تو کسی شمارہ میں چھپ چکا ہے۔

آپ نے علاقہ میں کئی ایک مدارس اور مساجد قائم کیں اور ان کا نظم ونسق چلاتے رہے۔ ان کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا حکیم محمد قاسم مدظلہ ان کا نظم ونسق سنبھالے ہوئے ہیں، ان مدارس میں سے ایک مدرسہ مظاہر العلوم روڈو سلطان بھی ہے، جو اٹھارہ ہزاری سے ملتان کی طرف چند کلومیٹر پر واقع ہے۔ ضلعی مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی سلمہ نے ۳؍مئی جمعۃ المبارک کا خطبہ طے کیا۔ چنانچہ مظاہر العلوم میں تقریباً پون گھنٹہ بیان ہوا۔

خانقاہ حبیبیہ نقشبندیہ میں حاضری: خانقاہ کے بانی سلسلہ نقشبندیہ کے معروف شیخ مولانا پیر عبدالرحیم نقشبندی ہیں۔ خانقاہ کے متوسلین ومریدین کا سالانہ اجتماع ۲، ۳؍مئی کو منعقد ہوا۔ حضرت پیر صاحب نے شرکت کا فرمایا۔ راقم نے وعدہ بھی کیا، لیکن راقم کے پوتے ابوہریرہ کی علالت کی وجہ سے حاضری نہ ہوسکی، تو جمعہ سے فارغ ہوکر حضرت پیر صاحب کی خدمت میں حاضری دی، اگرچہ اجتماع ختم ہوگیا تھا، لیکن ابھی سینکڑوں صوفیائے کرام موجود تھے، ان کی زیارت وملاقات کے بعد جھنگ اپنے مبلغ مولانا غلام حسینؒ جو چالیس سال مبلغ رہے، ان کے جنازہ میں شریک ہوئے، جنازہ سے پہلے مولانا عبدالحکیم نعمانی، صاحبزادہ مسرور احمد جھنگوی، مولانا نور محمد ہزاروی، ملک شہادت علی طاہر اور راقم نے انہیں ان کی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا، نماز جنازہ کی امامت مقامی امیر مولانا سید مصدوق حسین شاہ مدظلہ نے کی۔

جنازہ سے فارغ ہوکر مولانا عبدالحکیم نعمانی، مولانا سلمان معاویہ مبلغ ساہیوال کی معیت میں ملتان پہنچے۔ ابھی پہنچے ہی تھے کہ سیدی ومرشدی حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ نوراللہ مرقدہ کی رحلت کی اطلاع پہنچی پے در پے صدمات اور علمائے حق کی رحلت بہت بڑی پریشانی کا باعث ہے۔ اگلے دن حضرت شاہ صاحبؒ کے جنازہ سے فارغ ہوکر خانیوال پہنچے۔ خانیوال اور وہاڑی کے مبلغ مولانا عبدالستار گورمانی حفظہ اللہ جو بسطۃً فی العلم والجسم ہیں، ان کی دعوت پر خانیوال حاضری ہوئی۔

موصوف نے ۶؍مئی صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد المینار میں راقم کا بیان کرایا، جامع مسجد المینار اور خانقاہ مالکیہ کے سجادہ نشین و خطیب ہمارے خانیوال کے امیر مولانا صاحبزادہ پیر عبدالماجد صدیقی مدظلہ ہیں حضرت پیر صاحب حرمین شریفین کے سفر پر تھے، ان کی زیارت وملاقات نہ ہوسکی۔

مدرسۃ البنات مولانا محمد ندیم اختر مدظلہ کی دعوت پر ۱۱ بجے صبح بنات سے اصلاحی اور ختم نبوت پر بیان ہوا اور ظہر کی نماز کے بعد ان کی مسجد جامع مسجد اشرفیہ سبزی منڈی میں بیان ہوا۔ لال مسجد اے بلاک خانیول کے موجودہ خطیب مولانا مفتی محمد اشرف مدظلہ ہیں۔ ایک عرصہ تک اس کے خطیب ہمارے مولانا عبدالغفور حقانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا محمد سفیان حقانی سلمہ رہے۔ مسجد میں پہنچے ہی تھے کہ مولانا عبدالغفور حقانیؒ کی وفات کی خبر پہنچی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگلے دن ۹ بجے جنازہ جامعہ فاروقیہ شجاع آباد میں ہوگا، خیر پُرنم آنکھوں سے بیان وخطاب کیا۔

۷؍مئی کو خانیوال سے ملتان اور ملتان سے شجاع آباد پہنچے اور جامعہ فاروقیہ جو شجاع آباد کا معروف دینی ادارہ وجامعہ ہے۔ اس کے بانی مولانا رشید احمدؒ تھے۔ اب نظم ونسق مولانا زبیر احمد صدیقی مدظلہ چلا رہے ہیں۔ مولانا وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس کے سلسلہ میں کراچی تھے۔ ان کے برادر خورد مولانا مفتی محمد طیب اور فرزند مولانا عمیر صدیقی نے لاؤڈ اسپیکر

اور شرکاء کی راحت و آرام، ٹھنڈے پانی کا خوب انتظام کیا ہوا ہے۔ جنازہ مولانا حقانیؒ کے فرزند ارجمند مولانا سفیان حقانی نے پڑھایا۔

تین روز علی پور میں: تحصیل علی پور میں چوک پرمٹ معروف علاقہ ہے۔ وہاں کئی کنال پر مشتمل مجلس کا مرکز، مدرسہ اور مسجد ہے۔ مولانا عبدالکریم فاضل جامعہ خیرالمدارس ڈینہ برادری سے تعلق رکھتے تھے۔ فراغت کے بعد مسجد و مدرسہ سنبھالا اور خوب سنبھالے رکھا۔ آپ کی وفات ۱۰ر ستمبر ۲۰۱۸ء کے بعد مجاہد ملت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کے فرزند زادہ (پوتے) مولانا حمزہ لقمان سلمہ فاضل جامعہ باب العلوم کہروڑپکا نے مدرسہ کا نظم و نسق سنبھالا۔ مسجد میں جمعہ کے روز ہزاروں مسلمان جمعہ کی نماز کے لئے تشریف لاتے ہیں۔ راقم بھی سال میں ایک مرتبہ اس مرکز میں حاضری دیتا ہے۔ امسال ۱۰ر مئی جمعۃ المبارک کا خطبہ راقم نے اپنے مرکز کی مسجد میں دیا۔ اگلے دن ۱۱ر مئی کو مدرسہ و مسجد کی مغربی جانب واقع ہائی اسکول کے اساتذہ و طلباء سے ختم نبوت کے عنوان پر سبق کی صورت میں لیکچر دیا۔ ۱۱ بجے کے بعد علی پور مرکز نمبر ۲ کے گورنمنٹ ہائی اسکول میں آدھ پون گھنٹہ بیان ہوا۔ ہیڈ ماسٹر سمیت تمام ٹیچرز حضرات بھی شریک ہوئے۔ ہمارے پیر بھائی مولانا کلیم احمد لدھیانوی مدظلہ یہاں ٹیچر ہیں۔

مولانا محمد مکی کی عیادت: جامعہ امدادیہ حبیب المدارس یا کی والی کے مہتمم مولانا پروفیسر محمد مکی کو پچھلے دنوں دل کی تکلیف ہوئی۔ کارڈیالوجی سینٹر ملتان میں داخل رہے۔ تو ۱۱ر مئی عصر کی نماز ان کے جامعہ میں پڑھی اور ان کی عیادت کی اور ان کی صحت و عافیت کی دعا کی۔

جامع مسجد قبا علی پور: مسجد کے خطیب ہمارے پیر بھائی مولانا عطاء اللہ قاسمیؒ تھے، جنوری میں ان کا انتقال ہوا۔ عشاء کے بعد قبا مسجد میں بیان ہوا۔ سیدی و مرشدی حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہؒ، مولانا عطاء اللہ قاسمیؒ، مولانا عبدالغفور حقانیؒ، مولانا غلام حسین جھنگویؒ، مولانا احمد میاں حمادیؒ سمیت مقامی و ملکی علماء کرام، مشائخ عظام جماعتی رفقاء کی مغفرت کی دعا کی گئی۔ رات کا آرام و قیام دارالعلوم ختم نبوت میں رہا، جس کے بانی و مہتمم مولانا ذوالفقار احمد علی پوری مدظلہ ہیں اور ہمارے بہترین، مخلص جماعتی ساتھی ہیں، جماعتی امور میں بھرپور دلچسپی رکھتے ہیں۔

۱۱ر مئی مغرب کی نماز کے بعد مجاہد ملت مولانا محمد لقمان علی پوریؒ کے قائم کردہ مدرسہ و مسجد میں بیان ہوا۔ مولانا مرحوم جماعت کے قیام کے بعد ابتدائی مبلغین میں سے تھے۔ انہوں نے اپنے آبائی علاقہ انوجہ میں بھی مدرسہ قائم کیا اور علی پور شہر میں بھی۔ ۱۶ر نومبر ۲۰۰۰ء کو آپ کی وفات کے بعد آپ کے فرزند زادہ (پوتے) مولانا شبیر احمد لقمان نے نظم و نسق سنبھالا، مسجد سے ملحق تعلیم القرآن کا مکتب بھی کامیابی کے ساتھ چل رہا ہے، اسّی مسافر طلبا ہیں۔ مولانا کے فرزند ارجمند ملک محمود الحسن سے بھی کافی دیر مجلس رہی۔

جامع مسجد سیدنا علی المرتضیٰ: مسجد کے خطیب دارالعلوم ختم نبوت علی پور کے بانی مولانا ذوالفقار احمد مدظلہ ہیں۔ رات کو ان کے ہاں مدرسہ میں قیام و آرام رہا۔ صبح کی نماز کے بعد ان کی معیت میں جامع مسجد علی المرتضیٰؓ میں تقریباً پون گھنٹہ درس ہوا۔

جامعہ دارالعلوم ختم نبوت: جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اس کے بانی مولانا ذوالفقار احمد مدظلہ ہیں۔ صبح ۱۰ بجے کے بعد ان کی فرمائش تھی کہ ہمارے ہاں خامسہ تک طلبا زیر تعلیم ہیں۔ انہیں آسان اور عام فہم سبق پڑھا دیں۔ تو راقم نے ’’اوصافِ نبوت اور مرزا قادیانی‘‘ کے عنوان پر آدھ پون گھنٹہ لیکچر دیا۔ دارالعلوم ختم نبوت کے سبق سے فارغ ہو کر اُچ شریف کا رخ کیا۔ وہاں ہمارے بہت ہی اچھے جماعتی مہربان تھے مولانا محمد ابراہیمؒ جو بنین و بنات کا مدرسہ چلا رہے تھے۔ چند روز پہلے ان کا انتقال ہوا۔ ان کی خدمت پر مختصر مضمون تو وفات کے متصل بعد لکھ کر بھیج دیا تھا امید ہے کہ عنقریب چھپ جائے گا، تو ان کے فرزندان گرامی سے تعزیت کے لئے جامعہ خلفائے راشدین اُچ شریف حاضری ہوئی ان کے احباب، رفقاء، مدرسین سے تعزیت کی اور مغفرت کی دعا کی۔

اسی مجلس میں علامہ ممتاز اعوانؒ جو پاسبان ختم نبوت کے نام سے اخبارات و رسائل میں روزانہ کی بنیاد پر خبریں بھیجتے، قادیانی خباثتوں کے خلاف ریلیاں نکالتے، مظاہرے کیا کرتے تھے، ان کے فرزند ارجمند محمد احمد سلمہ ملنے کے لئے آئے۔ مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا تفصیلی بیان جو ماہنامہ لولاک میں شائع ہوا تھا، اس کے چند شمارے دیئے کچھ دیر آرام کے بعد ملتان روانہ ہوئے۔☆☆☆

تحفظ ختم نبوت پروگرام

رپورٹ:.... مولانا محمد ابرار شریف، حیدرآباد

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیر اہتمام ٹنڈوالہیار، ٹنڈو محمد خان اور حیدرآباد میں ۲۳ تا ۲۶ رمئی ۲۰۲۴ء تحفظ ختم نبوت پروگرام ترتیب دیئے گئے، جن میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مرکزی راہنماؤں کے بیانات ہوئے۔ ان پروگراموں کی مختصر روئیداد نذر قارئین ہے:

پہلا پروگرام: مورخہ 23رمئی بروز جمعرات 9 تا 11 بجے مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ اشرف آباد ضلع ٹنڈوالہیار میں علماء کرام وطلباء عظام کے لئے تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا جس میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل گفتگو فرمائی۔ ساتھ ہی موجودہ دور کے نام نہاد مذہبی اسکالرز اور ان کے طریقہ واردات پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے علماء کرام سے گزارش کی کہ عوام الناس کے عقائد و نظریات اور ان کے ایمان کی حفاظت کے لئے اپنا کردار ادا کریں۔ تربیتی نشست میں ضلع ٹنڈوالہیار کے تمام مدارس کے طلبہ و علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔

دوسرا پروگرام: اسی روز 12 تا 1 بجے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ضلع ٹنڈوالہیار میں تحفظ ختم نبوت سیمینار ہوا۔ مولانا محمد کاشف حنفی نے اسٹیج سیکرٹری کے فرائض نبھائے۔ مولانا حیات حیدری کی تلاوت سے سیمینار کا آغاز ہوا، حضرت مولانا راشد محبوب امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹنڈوالہ یار، حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب اور راقم الحروف کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے کہا کہ ختم نبوت پر ایمان کے ساتھ ساتھ اس عقیدہ کی حفاظت و چوکیداری بھی ضروری ہے جو کہ ہم سب کی ذمہ داری ہے الحمدللہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اپنے یوم تاسیس سے یہ فریضہ سرانجام دیتی چلی آرہی ہے لہٰذا ہم سب اس کے دست بازو بنیں۔ بالخصوص وکلاء برادری سے درخواست ہے کہ ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تحفظ کے لئے اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ آخر میں چار نکاتی قرارداد پیش کی گئی: ۱:...بار کونسل کی حدود میں قادیانی واسرائیلی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، ۲:...کوئی مسلمان وکیل کسی قادیانی کا کیس نہ لے، ۳:...نئے آنے والے وکلاء سے ختم نبوت کا حلف لیا جائے، ۴:...اگر کوئی قادیانی وکیل آتا ہے تو اس کی رجسٹریشن ہی نہ کی جائے۔ آخر میں وکلاء کے اندر ختم نبوت سے متعلق لٹریچر تقسیم کیا گیا اور بار ایسوسی ایشن میں لگانے کے لئے ختم نبوت آیت و حدیث والا فریم کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ دعا کے بعد ایڈووکیٹ محترم جناب اغیث السلام طاہر زادہ صدر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن اور ان کی ٹیم نے مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا۔

تیسرا پروگرام: بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد میمن محلہ ضلع ٹنڈوالہیار میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب، حضرت مولانا محمد راشد محبوب صاحب، حضرت مولانا تاج محمد حنفی صاحب، شاہین جمعیت حافظ حمداللہ صاحب کے بیانات ہوئے۔ محترم جناب حافظ منیر احمد خان نے نعتیہ کلام پیش کیا مقررین نے خطاب میں کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ دین اسلام کی روح اور جان ہے، اس کا تحفظ پورے دین اسلام کا تحفظ ہے، اس کی بقا پورے دین اسلام کی بقا ہے، یہی وجہ ہے کہ مسلمان ہر دور میں ہر قسم کی قربانی دے کر اس کا تحفظ کرتے چلے آرہے ہیں۔ ہمارے اکابرین نے قربانیاں دے کر ناموسِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قانون منظور کروایا ہم ان شاءاللہ اپنا سب کچھ قربان کر کے اس کی حفاظت کریں گے۔ کانفرنس میں ضلع ٹنڈوالہیار اور اس کے مضافات کے علماء کرام و مسلمانوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی اسٹیج سیکرٹری کے فرائض راقم الحروف نے ادا کیے۔

چوتھا پروگرام: 24رمئی بروز جمعۃ المبارک 11 تا 12 بجے ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ضلع ٹنڈو محمد خان میں تحفظ ختم نبوت کے عنوان سے سیمینار منعقد کیا گیا جس میں مہمان خصوصی حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی اور ان کے ہمراہ حیدرآباد ڈویژن کے مبلغ مولانا محمد ابرار شریف، ٹنڈو محمد خان کے مفتی محمد عرفان سومرو صاحب تھے۔ اس موقع پر مہمانان گرامی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ تحفظ ختم نبوت کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ہر محاذ پر کام کر رہی ہے اور قادیانیت کے گمراہ کن عقائد و نظریات

سے لوگوں کو آگاہی دیتی ہے اور ناموس رسالت کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتی آئی ہے اور آج بھی اس کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہے جس کے لئے ہم امید کرتے ہیں کہ وکلاء برادری بھی حق اور ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے ہمارے ساتھ ہوگی۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن ٹنڈو محمد خان کے جنرل سیکرٹری عنایت علی سھتو، پیپلز لائرز فورم کے ضلعی صدر ایڈووکیٹ محمد علی قریشی اور بار کے نائب صدر ایڈووکیٹ غلام مرتضیٰ میمن نے بھی خطاب کیا۔ ایڈووکیٹ سپریم کورٹ منظور احمد پنھور نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی، آئے ہوئے مہمانوں کو سندھ کا روایتی تحفہ سندھی اجرک پہنائی گئی۔ وکلاء میں ختم نبوت لٹریچر و شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا صاحب کا چیف جسٹس کے نام خط بھی تقسیم کیا گیا اور ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن وکلاء کے بار ہال کے لئے قرآنی آیات پر مبنی طغرا فریم بھی دیا گیا، آخر میں مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا اہتمام کیا گیا۔ بعدازاں جمعۃ المبارک کا خطبہ حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی صاحب نے حیدرآباد کی آزاد میدان مسجد میں، حضرت مولانا محمد رضوان قاسمی صاحب مسؤل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع شرقی کراچی نے بخاری مسجد گاڑی کھاتہ، راقم الحروف نے پرانے تبلیغی مرکز ابراہیم خلیل اللہ ہیرآباد میں دیا۔ جمعۃ المبارک کے خطبوں میں ختم نبوت کا عقیدہ، اس کی اہمیت اور مسلمانوں کی ذمہ داری کے موضوع پر بیانات کئے گئے۔ رات کو نورالاسلام مسجد پریٹ آباد حیدرآباد میں ہونے والی سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

پانچواں پروگرام: 25/مئی بروز ہفتہ صبح 10 بجے سے لے کر ظہر تک مدرسہ جامعہ عفراء للبنات خورشید چوک کوٹری ضلع جامشورو، جامعہ فاطمۃ الزہرا للبنات سنڈوز روڈ، جامعہ انوار القرآن لیبر کالونی سائٹ ایریا کوٹری، مدرسہ خاتم النبیین سائٹ ایریا کوٹری، مفتی محمد راشد مدنی سلمہ اور مولانا محمد رضوان قاسمی سلمہ کے ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، ظہور امام مہدی علیہ الرضوان، ردِّ قادیانیت کے حوالے سے بیانات ہوئے۔

چھٹا پروگرام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری ضلع جامشورو کے زیر اہتمام سیرتِ خاتم الانبیاء کانفرنس نزد خدیجۃ الکبریٰ مسجد لیبر کالونی کوٹری منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز قاری محمد عمر کی تلاوت سے ہوا۔ مہمانان خصوصی مولانا حافظ حمداللہ، علامہ رب نواز حنفی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی، مولانا محمد رضوان قاسمی، جناب انجینئر عابد لاکھو، راقم الحروف (محمد ابرار شریف) کے بیانات ہوئے۔ مقررین نے جہاں عقیدۂ ختم نبوت اور فتنۂ قادیانیت کے کفریہ عقائد ونظریات پر گفتگو کی وہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی سیرت و کردار پر بات کرتے ہوئے لیبر کالونی میں بسنے والے قادیانیوں کو دعوت فکر و دعوت اسلام پیش کی، مسلمانوں کو قادیانیوں کا مکمل سوشل بائیکاٹ کی بھی ترغیب دی۔ حضرت مولانا حافظ منیر احمد خان نے ہدیہ نعت رسول مقبول پیش کیا۔ حضرت مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، حافظ محمد اعظم جہانگیری، جمعیت علماء اسلام ضلع جامشورو کی قیادت، رابطہ سنی کونسل ضلع جامشورو کی قیادت اور شہر بھر سے کئی علماء کرام، طلباء کرام مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ کانفرنس کے منتظمین مولانا مفتی محمد سلمان شاہ مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع جامشورو، مولانا عبدالمجید ہالیجوی، مولانا محمد کاشف، مولانا محمد فیصل، مولانا زاہد عثمانی، مولانا محمد شہزاد، مولانا عبدالغفور مدنی، قاری محمد اکرم، مولانا مشہود، بلاول کھوسو اور دیگر ساتھیوں نے بھرپور محنت کی اور کانفرنس کو کامیاب کرانے میں کردار ادا کیا۔

ساتواں پروگرام: 26 مئی بروز اتوار بعد نماز ظہر جنھان سومرو تحصیل بلوی شاہ کریم ضلع ٹنڈو محمد خان مدرسہ باب مدینۃ العلوم میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد ابراہیم سومرو، امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹنڈو محمد خان منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا مہمان خصوصی مولانا مفتی محمد راشد مدنی مدظلہ، مناظر اسلام حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت سائیں مولانا محمد عیسیٰ سموں مدظلہ، مولانا محمد ابرار شریف نے بھی اجتماع سے خطاب کیا۔ کانفرنس میں شہر بھر سے کئی علماء کرام، طلباء کرام مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ بعد نماز مغرب مدرسہ انوار القرآن قاسمیہ ٹالپور ٹاؤن میں استاذ المبلغین حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے ’’کذبات مرزا‘‘ پر لیکچر دیتے ہوئے مرزا قادیانی کا پوسٹ مارٹم کیا۔ بعد نماز عشاء مدینہ مسجد شاہی بازار میں تحفظ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد حنیف سیال مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع تھرپارکر اور راقم کے بیانات ہوئے۔

سالانہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس، حیدرآباد

رپورٹ: مولانا محمد ابرار شریف، حیدرآباد

حیدرآباد ......24/مئی 2024ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے زیرِاہتمام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس متصل نورالاسلام مسجد پریٹ آباد، حیدرآباد میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کا آغاز فضیلت الشیخ قاری عبدالرزاق صاحب کی تلاوت سے ہوا، کانفرنس سے مہمانان خصوصی فخر جمعیت، محافظ ختم نبوت حضرت مولانا حافظ حمداللہ، اہل سنت والجماعت کے راہنما مناظر اسلام علامہ رب نواز حنفی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا مفتی محمد راشد مدنی، سابق وزیر اعلیٰ سندھ ارباب غلام رحیم، متحدہ قومی موومنٹ کے ایم پی اے راشد قریشی، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا محمد رضوان قاسمی، ثنا خواں حضرت مولانا حافظ منیر احمد خان، جمعیت علماء اسلام صوبہ سندھ کے سیکریٹری اطلاعات حضرت مولانا تاج محمد ناہیوں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع حیدرآباد کے امیر استاذ العلماء حضرت مولانا عبدالسلام قریشی، سرپرست حضرت مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد ابرار شریف کے بیانات ہوئے۔ جمعیت علمائے اسلام (س) کے رہنما حافظ ارمان احمد چوہان، سینئر نائب امیر حضرت مولانا خدا بخش خارانی، جمعیت علماء اسلام ضلع حیدرآباد کے سیکریٹری اطلاعات حافظ محمد اعظم جہانگیری، سیکریٹری جنرل محمد رئیس قریشی، ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا محمد شعیب بروہی، مولانا عزیز الرحمٰن مدنی، قاری محمد عمر فاروقی، اسلامک رائٹرز فورم کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات مولانا غلام یاسین گھوٹو، اہل سنت والجماعت حیدرآباد کے رہنما محرم دین فاروقی، مولانا گلزار احمد، قاری محمد اعظم آرائیں، مولانا محمد تہیم اور شہر بھر سے کئی علماء کرام، طلباء کرام مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی، اسٹیج سیکریٹری کے فرائض راقم الحروف اور مولانا محمد رضوان قاسمی نے سرانجام دیئے، کانفرنس کے منتظمین محمد اقبال آرائیں اور دیگر ساتھیوں کی محنت اور جدوجہد قابل تعریف رہی۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔☆☆

ختم نبوت کانفرنس، سانگی

۳۰/مئی ۲۰۲۴ء بروز جمعرات بعد نماز مغرب سانگی شہر تحصیل پنوعاقل کی مرکزی شاہراہ پر عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس زیر صدارت حضرت سائیں میاں محمد طاہر شیخ صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ تھریچانی شریف سانگی منعقد کی گئی۔ بعد نماز مغرب پہلی نشست کا آغاز حافظ خورشید احمد مہر صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا اور ہدیہ نعت کی سعادت بھائی محمد لقمان شیخ کو حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبدالکریم مہر صاحب کا سندھی زبان میں تفصیلی بیان ہوا۔ عشاء کی نماز کے بعد دوسری نشست کا آغاز قاری عبدالقادر چاچڑ صاحب امیر مجلس پنوعاقل کی تلاوت سے ہوا، ہدیہ نعت کا شرف رستم الدین جسکانی صاحب کو حاصل ہوا بعدازاں مولانا توصیف احمد، حضرت مولانا محمد حسین ناصر مبلغ سکھر، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی صاحب، حضرت مولانا سائیں عبدالقادر ہالیجوی صاحب سجادہ نشین خانقاہ عالیہ ہالیجی شریف، اور حضرت مولانا اسداللہ کھوڑو صاحب کے بیانات ہوئے۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا سائیں عبدالواسع ہالیجوی صاحب، سائیں اسامہ محمود صاحب، حضرت مولانا سائیں عبدالوحید عباسی صاحب و دیگر اکابرین نے خصوصی شرکت کی، نقابت کی ذمہ داری محترم جناب عبدالحفیظ سومرو صاحب جنرل سیکریٹری جے یو آئی سانگی نے ادا کی۔ پروگرام کے منتظمین غلام مرتضیٰ شیخ صاحب، ذبیح اللہ شیخ صاحب، مولانا حاجی نعمت اللہ شیخ صاحب، عمران علی مہر صاحب، ساجد علی مہر صاحب، مولانا زاہد حسین کمبوہ صاحب نے پروگرام کے لیے بھرپور محنت کی۔ پروگرام کی اجازت کے لیے مفتی ذبیح اللہ جتوئی صاحب امیر جے یو آئی یونٹ سانگی کا بھرپور تعاون شامل حال رہا۔ الحمدللہ! کانفرنس گزشتہ کئی سالوں کی بہ نسبت بھرپور اور کامیاب رہی۔

7 ستمبر 1974 کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کو متفقہ طور پر
غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا 7 ستمبر 2024 کو اِس فیصلے کے 50 سال مکمل ہونے پر
بمقام
مینارِ پاکستان لاہور
بتاریخ
7
ستمبر بروز ہفتہ
بعد نمازِ عصر
2024
یوم الفتح
فقید المثال
تاریخی
عظیم الشان
ختمِ نبوت
گولڈن جوبلی
بڑے تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہی ہے
زیرِ صدارت
پیرِ طریقت رہبرِ شریعت خاکوانی
ولی کامل
حضرت مولانا
حافظ محمد ناصر الدین خان
امیر مرکزیہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ نقشبندی مجددی حفظہ اللہ
مہمانِ خصوصی
قائد جمعیۃ قائد ملت اسلامیہ
حضرۃ مولانا فضل الرحمن دامت برکاتہم
مرکزی امیر جمعیۃ علماء اسلام
علماء کرام مشائخ
قائدین، دانشور
اور قانون دان
خطاب فرمائیں گے
منجانب
شعبہ نشر و اشاعت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ لاہور
0300-4304277
0300-4275579
0302-4198012